مُہرِ نُبوّت و مُہرِ رَسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحریر و تحقیق
نثار احمد کسانہ

اکائی
فیصل آباد، لاہور

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

ناشرین	:	شہزاد بیگ، ڈاکٹر شبیر احمد قادری
اشاعت	:	2023ء
کتاب	:	مُہرِ نُبوّتؐ و مُہرِ رَسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
مصنف	:	نثار احمد کسانہ
طباعت	:	سلیم نواز پرنٹرز
سرورق	:	عطا بیگ
تزئین	:	بیگ گرافکس
ہدیہ	:	

اہتمام: اکائی، فیصل آباد۔ لاہور

+92(0)300 7917220

ekai.publishers@gmail.com

انتساب

سرور کائنات

حضرت محمد ﷺ

کی امت کے نام

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پیش لفظ

میرے نزدیک ''مہر نبوتؐ '' رسول پاکؐ کی رسالت کی ایک روشن نشانی ہے اللہ پاک نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جسم انور پر اپنی مہر ثبت کر کے (سٹیمپ لگا کر) نہ صرف عطائیگی نبوت کی تصدیق وتوثیق فرمادی بلکہ سیل لگا کر اپنے محبوبؐ پر نبوت کی نعمت بھی ختم کر دی پس ''مہر نبوتؐ '' درحقیقت ''مہر ختم نبوت'' ہے۔

مہر دربار رسالت، رسول پاکؐ کے دفتر کی سرکاری سٹیمپ تھی جو کہ سرکارؐ کے دربار سے جاری ہونے والے تمام سرکاری احکامات، مراسلات، دستاویزات بلکہ معاہدہ پر آپ کی منظوری کی سند کے طور پر ثبت فرمائی جاتی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اس اہم موضوع پر کوئی مفصل یا مخصوص کتاب بیشتر ازیں میری نظر سے نہیں گزری حالانکہ اس کی ہمیشہ سے ضرورت تھی تاکہ لوگ مہر نبوت صلی اللہ علیہ وسلم اور مہر دربار رسالتؐ (مہر رسولؐ) مبین تخصیص کر سکیں۔

فیصل اباد بہت خوش نصیب ہے کہ یہ حمد ونعت اور سیرت کا شہر ہے خصوصاً سیرت نگاری میں اس شہر نے امتیاز حاصل کیا ہے یہ امر واقعہ ہے کہ فیصل آباد ڈویژن میں پہلا صدارتی ایوارڈ میری کتاب ''اخلاق رسول'' پر عطا ہوا تھا (یہ فخر کا نہیں شکر کا مقام ہے) مولانا مجاہد الحسینی اور مولانا حافظ محمد یونس دونوں حضرات سفارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس موضوع پر صدارتی ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں پروفیسر ڈاکٹر سعیدہ رشم صاحبہ پنجابی میں سیرت نگاری کا نام پا چکی ہیں پیارے دوست دلاور عسکری ایک عرصہ سے بچوں کے لیے کتب سیرت تحریر کر رہے ہیں پروفیسر ریاض احمد قادری

نے منظوم سیرت کا ایک نیا اسلوب جات کیا ہے جو انتہائی قابل قدر اضافہ ہے پروفیسر غلام رسول شوق مرحوم آداب رسول تالیف کر چکے ہیں فیصل آباد میں ڈاکٹر ظہور احمد ستارہ امتیاز جیسے شہرا آفاق سیرت نگاری کی سر پرستی اور پروفیسر زبیدہ رئیس پرنسپل گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین کی قیادت میں فروغ سیرت ویمن سوسائٹی شعبہ سیرت سٹڈیز فیصل آباد یونیورسٹی میں اشاعت پیغام سیرت کے لیے نہایت قابل قدر کام کر رہی ہے روبینہ کوثر ''شان خدیجہؓ'' تالیف کر رہی ہیں۔صاحب کتاب ادیب نثار احمد کسانہ ''ازواج رسول ؐ'' لکھ کر مشرف با سیرت ہو چکے ہیں۔وہ تحقیق کے آدمی ہیں اور تحقیق نصف علم ہے۔

چند سال قبل رانا محمد سرور خان انسپکٹر ٹریفک پولیس فیصل آباد کو قبلہ رخ رکھنے کے لیے رسول پاک ؐ کی مہر نبوت ؐ کی زیارت کروائی گئی تھی تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ مہر نبوت ؐ کے بارے میں لوگوں کو لکھ کر بتایا جائے۔اس بشارت کی عملی تکمیل و تشکیل نثار احمد کسانہ کے حصے میں آئی ہے ان دونوں کو دلی مبارکباد۔میں نے نثار احمد کسانہ کی تازہ تالیف کا خصوصی دلچسپی سے متعلق کیا ہے اور اس سے بہت معلومات افزا پایا ہے اللہ تعالی انہیں اجر عظیم عطا فرمائے آمین ثم آمین

فقیر محمد ندیم باری
قومی سیرت نگار
صدارتی ایوارڈ یافتہ فیصل آباد

عرض مولف

سید المرسلین، رحمت اللعالمین ،خاتم النبیین ، احمد مجتبی محمد ﷺ کی ذات اقدس پر درود وسلام بھیجنا اور آپ کا ذکر کرنا افضل ترین عمل ہے آپ کا ذکر زبان سے کیا جائے یا قلم سے دونوں ہی افضل ہیں۔

سیرت نگاری ایک سدا بہار موضوع ہے اس کے لیے بندہ ناچیز نے بھی حضور ﷺ کی ذات اقدس کے ایک خاص پہلو مہر نبوت ؑکو قلم بند کرنے کی کوشش کی ہے میری خوش بختی ہے کہ یہ موضوع مجھے فیصل آباد کے معروف سیرت نگار جناب میاں فقیر محمد ندیم باری کے توسط سے نصیب ہوا یہ موضوع محترم ندیم باری صاحب تک کیسے پہنچا اس کی حقیقت حال یہ ہے کہ حالیہ رمضانہ شریف کے آغاز میں یعنی 28 نومبر 2000 سے پہلے میں نے سیرت رسول ﷺ کے ایک پہلو ازواج رسول ﷺ پر کتاب مرتب کی تھی اس کتاب کا پیش لفظ لکھوانے کی خاطر مجھے محترم ندیم باری صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا پڑا۔انہوں نے شفقت فرمائی اور چند روز میں کتاب مذکورہ کا پیش لفظ لکھ دیا ایک روز محترم ندیم باری صاحب نے فرمایا کسانہ صاحب آپ رحمت دو عالم رسول معظم ﷺ کی مہر نبوت ؑ کے متعلق بھی کتاب مرتب کریں اس موضوع پر کتاب لکھنے کی فرمائش مجھے ایک ٹریف انسپکٹر پولیس نے کی تھی جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو چکی ہے مذکورہ موضوع پر کتاب مرتب کرنے کے لیے مجھے کہا گیا تھا لیکن میری خواہش ہے کہ آپ اس موضوع کو ضرور قلمبند کریں۔

رمضان شریف کے بعد محترم ندیم باری صاحب نے انسپکٹر مذکورہ محترم رانا محمد سرور خان کو تلاش کر کے ان سے میرا تعارف کرایا۔ تعارف کے بعد میں ان سے میری ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ان ملاقاتوں کے دوران رانا صاحب نے مجھے بتایا کہ وہ شہر گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہنے والے ہیں گوجرہ میں ان کا ایک گہرا دوست تھا جو مرزائی تھا اور وہ ہر وقت میرے ساتھ رہتا تھا اس کی مذہبی گفتگو سن کر میں بھی مرزائیت کی طرف مائل ہو گیا۔ 1993ء میں میں نے سی ایس ایس کا امتحان پاس کر لیا لیکن انٹرویو باقی رہتا تھا جس کا پاس کرنا لازمی تھا میں انٹرویو کے لیے تیاری کر رہا تھا کہ ایک روز میرا مرزائی دوست مجھے کہنے لگا کہ آپ ہمارے روحانی پیشوا مرزا ناصر کی خدمت میں برطانیہ خط لکھیں اور انہیں اپنی کامیابی کے لیے دعا کرنے کے لیے عرض کریں میں نے اس کے کہنے پر مرزا ناصر کو خط لکھ دیا چند روز بعد مجھے اس کا جوابی خط موصول ہو گیا جس میں دعا وغیرہ کی گئی تھی اور میں انٹرویو کے لیے حاضر ہوا تیاری بھی خوب کی تھی لیکن انٹرویو میں فیل ہو گیا اس طرح میں نے سی ایس ایس کلیئر نہ کر سکا رانا صاحب نے بتایا کہ ان سے 1994ء میں ٹریفک پولیس میں بطور انسپکٹر سلیکٹ ہو گیا میں انڈر ٹریننگ تھا ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا ہجوم ہے اور لوگ کچھ دیکھ رہے ہیں مجھے ایک آدمی نے آواز دی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور تم بھی آپؐ کی مہر نبوتؐ کا دیدار کر لو۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب حاضر ہوا دیکھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نورانی پشت مبارک پر موجود مہر نبوتؐ کا دیدار کروا رہے ہیں ان متبرک لمحات میں مجھے آقائے دو جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ کے دونوں شان و مبارک کے درمیان مہر نبوت کا دیدار کرنا نصیب ہوا۔

صبح میں نے اپنا یہ خواب اپنی والدہ محترمہ کو سنایا وہ اس خواب کو سن کر بہت خوش ہوئی اور مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لینے کے لیے نصیحت کی۔ میں اللہ سبحانہ وتعالی کی رحمت کا اندازہ نہیں کر سکتا کہ اس خواب سے اور اسی دن سے میرے دل سے خود بخود مرزائیت کا گند اتر گیا اور میرا دل شہادت دینے لگا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں اور آپ ہی کی نبوت تا قیامت ہے اور آپؐ ہی ہمارے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نیز اس روز سے آج تک کبھی بھی مرزائیت کا خیال تک نہیں آیا اور نہ ہی اس مرزائی دوست سے ملاقات کی ہے لہذا اس خواب کے روز میری یہ خواہش تھی کہ کوئی مہر نبوتؐ کے موضوع پر کتاب لکھے میں روحانی خوشی وتسکین محسوس کرتا ہوں کہ اللہ تعالی نے میری خواہش کو منظور فرمایا اور آپ کو اس موضوع کو قلمبند کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔

محترم رانا صاحب کی فرمائش کے مطابق میں نے کتاب کا ہم مسودہ تیار کر لیا تھا لیکن تدوین کا کام باقی تھا کہ بندہ گنہگار 12 مارچ 2001 کی رات اپنے گھر پر علیحدہ کمرے سویا ہوا تھا کہ مجھے حالت خواب میں تاجدار مدینہ، سید الانبیاء، رحمت اللعالمین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روزہ پاک کے اندر داخل ہو کر آپ کی قبر اطہر کی زیارت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ اس مبارک خواب میں میں یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ میرے ایک دوست قاری بشیر احمد سیالوی جو امریکہ سے پاکستان آئے تھے وہ یہاں سے حج کے لیے حجاج مقدس تشریف لے گئے تھے حج ہو چکا تھا اور حجاج کرم کی واپسی کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا تھا میں مذکورہ حالت میں دیکھتا ہوں کہ حاجی بشیر میں سیالوی حج کر کے واپس آ رہے ہیں اور میں بھی مدینہ پاک سے واپس آ رہا ہوں ایک سہانے وقت میں میری سیالوی صاحب سے ملاقات ہوتی ہے میں بڑھ کر ان سے مصافحہ کرتا ہوں اور ان سے کہتا ہوں کہ آپ حج کر کے آ رہے ہیں اور میں

عمرہ کر کے آ رہا ہوں صبح اٹھا اللہ تعالی کے حضور شکر ادا کر یے اس خواب کے تین چار دن بعد میری حاجی بشیر صاحب سے فیصل آباد میں ملاقات ہوئی میں نے انہیں سوال کیا کہ آپ کس دن حج کر کے واپس آئے ہیں انہوں نے بتایا کہ میں 13 مارچ کو ہی صبح پاکستان آیا ہوں میں نے اپنے خواب پر بہت غور کیا۔لیکن مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے سوا کچھ بھی یاد نہیں پڑتا تھا اگر میں عمرے والے الفاظ پر غور کرتا ہوں تو مجھے خانہ کعبہ کی زیارت طواف وسعی کرنا بالکل نظر نہیں آتا اللہ تعالی نے عمرے والا حصہ میرے ذہن سے کیوں نکال دیا اس میں کیا حکمت ومصلحت ہے اللہ تعالی بہتر جانتا ہے میری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالی نے مجھ ناچیز کو یہ کتاب ''مہر نبوتؐ '' مرتب کرنے کی توفیق عطا کی اوراس کے عوض اللہ سبحانہ وتعالی نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت نصیب فرمائی میں سمجھتا ہوں دنیا میں میرے لیے یہ بہت بڑا روحانی انعام ہے اس عطیہ پر میں مالک ارض وسما کا عجز و انکساری سے شکر گزار ہوں۔

میں یہاں پر ایک وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن دونوں میں مہر نبوتؐ کے موضوع پر ریسرچ کر رہا تھا انہی دنوں مجھے سرور کائنات حضرت محمدؐطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی مہر یعنی اسٹیمپ کے متعلق بھی جاننے کا موقع ملا۔

اس سے پہلے میں غلط فہمی سے مہر دربار رسالت یعنی آپ کی سٹمپ کو ہی مہر بنوتؐ کہا کرتا تھا حقیقتاً یہ مہرد نبوتؐ نہیں ہے بلکہ یہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتی مہر تھی جوآپ ایک چاندی کی انگوٹھی کی صورت میں تیار کروائی تھی اوراس مہر پر اللہ رسول محمد کے الفاظ کندھا کرائے تھے اس مہر کو آپؐ اپنے دستِ مبارک سے اپنے دربار سے جاری ہونے والے فرمان و احکامات خطوط ومراسلات، دستاویزات ومعاہدات پر ثبت فرماتے تھے چونکہ آپ امید تھے اس لیے آپ دستخط کرنے کی بجائے مہر لگاتے تھے۔

مہر نبوتؐ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی مہر میں فرق پا کر میں نے کتاب کا عنوان مہر نبوت و مہر رسول رکھا ہے میں ان دنوں مہر مبارکہ کے متعلق جہاں تک ممکن ہو سکا مواد اکٹھا کر کے کتاب کو مرتب کیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ قارئین کو کتاب پسند آئے گی اور بندہ ناچیز کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں گے رقم نے اس کتاب کو مرتب کرنے کے سلسلے میں گورنمنٹ کالج فیصل آباد گورنمنٹ ملت کالج غلام محمد آباد کی لائبریری اور قاری مفتی افتخار الحسن آگ گوجرہ کی ذاتی لائبریری اور اپنی کتب سے استفادہ کیا ہے۔

میں محمد سرور خان انسپکٹر پولیس پر محترم فقیر محمد ندیم باری صاحب کا انتہائی ممنون ہوں کہ جنہوں نے مجھے مہر نبوتؐ کا موضوع عطا کیا اور اللہ تعالی نے مجھے اس موضوع کو قلم بند کرنے کی توفیق عنایت فرمائی۔

میں نے اس کتاب ''مہر نبوت و مہر رسولؐ'' کو انتہائی محنت و خلوص اور فرقہ پرستی وغیرہ سے بالاتر ہو کر مرتب کیا ہے اگر کتاب مرتب کرتے وقت سہواً کوئی غلطی یا کوئی کوتاہی ہوگی ہو تو قارئین اس کے متعلق مجھے ضرور مطلع کریں تاکہ میں تصیح کر کے آئندہ ایڈیشن میں شائع کر سکوں۔

غلام در رسول
نثار احمد کسانہ

پتہ
ہاؤس نمبر 1088 بی
غلا محمد آباد فیصل آباد
فون 011-92-041-8690962

عــــرض مولفــــــ دوم

بندہ ناچیز 29 جولائی 2001 سے امریکہ میں مقیم ہے اپنے اس قیام کے دوران اللہ تعالی کے خاص فضل وکرم اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں نے سیرت پاک کیا اپنی دو کتابوں ازواج رسولؐ اور مہر نبوتؐ ومہر سولؐ پر نظر ثانی کر کے کچھ اضافے کیے ہیں امریکہ کی ذات فضا میں اللہ سبحانہ وتعالی نے مجھے یہ شرف بھی عطا کیا کہ انڈیا کی ایک فیملی میری دعوت پر مشرف با سلام ہوئی نیز مجھے قران حکیم کا مکمل ترجمہ پڑھنے کے ساتھ تصوف کے بارے میں بھی بہت کچھ علم ہوا ہے۔

میری خوش نصیبی ہے کہ یہاں مجھے محترم کرنل (ریٹائرڈ) طارق پرویز چوہدری محمد نجیب کھٹانہ اور انجینئر غلام سرور انجم جیسے پرخلوص دوستوں کی رفاقت بھی نصیب ہوئی ان دوستوں کی دوستی پر مجھے فخر ہے کہ انہوں نے ہر حال میں میری رہنمائی اور حوصلہ افزائی بھی فرمائی میں خصوصا محترم کرنل (ریٹائرڈ) طارق پرویز کا شکر گزار ہوں جن کے تعاون سے زیر نظر کتاب مہر نبوت ومہر رسول شائع کی گئی ہے اللہ سبحانہ و تعالی انہیں اور ان کی فیملی کو ہمیشہ خوش وخرم رکھے آمین۔

میں امید کرتا ہوں کہ قارئین میری اس کاوش مہر نبوتؐ ومہر رسولؐ کو پسند کریں گے اور بندہ ناچیز کو آپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

غلام در رسول
نثار احمد کسانہ
اوہائے او، کولمبس، امریکہ
(614-441-2772)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صلی علی محمد و علی ال محمد

مہر بنوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مہر نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وہ مہر ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے خاتم النبیین امام الانبیاء سرور کائنات پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان موجود تھی۔

امام عبدالرحمن ابن جوزی لکھتے ہیں قاضی بیضاویؒ نے فرمایا۔''خاتم نبوت'' سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک ایسی علامت کا نام ہے جس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتب سابقہ میں موصوف وممتاز کیا گیا اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی مِوعُود اور رسولِ منتظر ہونے کی نشانی بنایا گیا۔۔۔۔ختم نبوت گوشت کا ابھرا ہوا حصہ تھا بعض روایات کے مطابق اس کی رنگت باقی جس سے اطہر سے نمایاں تھی۔ گندم گوں ہونے کے لحاظ سے یا اس پر سیاہ تل ہونے کی وجہ سے''۔

ایک روایت میں ہے کہ گوشت کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا تھا (1)

ایک شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

''مہر نبوت حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بدن مبارک پر ولادت ہی کے وقت سے تھی''۔

''ابراہیمؒ بن محمد جو حضرت علیؓ کی اولاد میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا بیان فرماتے تو کہا کرتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے نہ زیادہ پستہ قد بلکہ درمیانے قد لوگوں میں سے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نام بالکل پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی لیے ہوئے تھے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موٹے بدن کے تھے نہ گول چہرے کے البتہ تھوڑی سی گولائی آپ ﷺ کے چہرہ مبارک میں تھی یعنی چہرہ انوار نہ بالکل گول تھا نہ بالکل لمبا بلکہ دونوں کے درمیان تھا حضور ﷺ کا رنگ سرخی مائل تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں نہایت سیاہ تھیں اور پلکیں دراز، بدن کے جوڑوں کے ملنے کی ہڈیاں موٹی تھی (مثلاً کہنیاں اور گھٹنے) اور ایسے ہی دونوں مونڈھوں کے درمیان جگہ بھی موٹی اور پُرگوشت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارکہ پر (معمولی طور پر زائد) بال نہیں تھے (یعنی بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بدن پر بال زیادہ ہوتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن پر خاص خاص حصوں کے علاوہ جیسے بازو پنڈلیاں وغیرہ ان کے درمیان اور کہیں بال نہ تھے)۔ آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی آپ ﷺ کے ہاتھ اور قدم مبارک پر گوشت تھے جب آپ ﷺ تشریف لے چلتے تو قدموں کو قوت سے اٹھاتے گویا کہ پستی کی طرف چل رہے ہیں جب آپ ﷺ کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن کے ساتھ توجہ فرماتے آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی آپ ﷺ سب سے سخی دل والے تھے اور سب سے زیادہ سچی زبان والے سب سے زیادہ نرم طبیعت والے تھے اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے (غرض آپ ﷺ دل و زبان طبیعت خاندان اوصاف ذاتی اور نسبی ہر چیز میں سب سے افضل تھے) آپ یکا یک آپ ﷺ کو جو شخص جس

جگہ دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا تھا''۔

شیخ الحدیث مدید لکھتے ہیں:

''اول تو جمال وخوبصورتی کے لیے بھی رعب ہوتا ہے۔۔۔اس کے ساتھ جب کمالات کا اضافہ ہوتو پھر رعب کا کیا پوچھنا۔اس کے علاوہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کو جو مخصوص چیزیں عطا ہوئیں ان میں رعب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ گیا اور جو شخص پہچان کر میل جول کرتا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے کریموں اوصاف کا گھائل ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب بنالیتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرنے والا صرف یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا با جمال و باکمال نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دیکھا نہ بعد میں دیکھا''۔(2)

پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ لکھتے ہیں:

''امام ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں ہشام بن عُروہ (عُروہ بن زبیرؓ :حضرت ابوبکرؓ کے نواسے) سے یہ روایت نقل کی ہے: کہ ان کے والدین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک یہودی تجارت کے لیے مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھا جب شب میلاد آئی تو اس نے قریش کی ایک محفل میں آ کر پوچھا اے گروہِ قریش! کیا اج رات تمہارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے لوگوں نے کہا با خدا ہمیں کوئی علم نہیں اس نے ازراہِ تعجب کہا اللہ اکبر۔اپنے گھر سے اس کے بارے میں ضرور دریافت کرنا میری اس بات کو فراموش نہ کرنا آج کی رات اس اُمت کا نبی پیدا ہوا ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان بالوں کا ایک گچھا اُگا ہوا ہوگا لوگ مجلس برخواست کر کے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ہر ایک نے اپنے گھر جا کر اپنے اہل خانہ سے پوچھا کہ قریش کے کسی گھر میں آج کی رات کوئی بچہ پیدا ہوا ہے انہیں بتایا گیا کہ آج عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جس کا

نام انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم رکھا ہے وہ لوگ اس یہودی کے پاس گئے اور اسے بتایا کہ ان کے قبیلے میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اس نے کہا میرے ساتھ چلو میں بھی اس بچے کو دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ اسے لے کر وہ لوگ حضرت آمنہؓ کے گھر آئے اور کہا کہ ہمیں اپنا بچہ دکھایئے۔آپ نے اپنے فرزند ارجمند کو ان کے سامنے پیش کیا اس یہودی نے بچے کی پیٹھ سے کپڑا اٹھایا اور بالوں کا اُگا ہوئے گچھا دیکھا اور دیکھتے ہی وہ غش کھا کر گر پڑا جب اسے ہوش آیا تو انہوں نے اس نے کہا تو انہوں نے پوچھا تجھے کیا ہو گیا تھا اس نے بصد حسرت کہا آج بنا بنی اسرائیل کے گھر سے نبوت رخصت ہو گئی۔اے گروہِ قریش تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ یہ مولود تمہیں بڑی بلندیوں کی طرف لے جائے گا مشرق ومغرب میں تمہارے نام کی گونج سنائی دے گی۔'' پیر محمد کرم اللہ الزہریؒ مزید بتاتے ہیں:

یمن پر حبشیوں نے قبضہ کر لیا تھا ان کے بعد اللہ تعالی نے سیف بن ذی فیضان کو یمن پر غلبہ فرمایا اور اس نے اہل حبش کو یمن سے جلاوطن کر دیا یہ واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دو سال بعد روح پذیر ہوا عرب کے قبائل کے سرداروں اور شعرا کے کئی وفد سیف کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرنے کے لیے یمن حاضر ہوئے۔ان میں مکہ کریش کا بھی ایک وفد تھا جس میں جناب عبدالمطلب بن ہاشم امیہ بن عبد شمس عبداللہ بن جدان وغیرہ اکابر قریش شامل تھے یہ وفد صنعا پہنچا۔معلوم ہوا کہ سیف غمد ان نامی محل میں سکون پذیر ہے انہوں نے حاضر ہونے کی اجازت طلب کی انہیں بازیابی کی اجازت ملی جب یہ سیف کے دربار میں حاضر ہوئے تو ان کے دائیں بائیں مختلف ممالک کے بادشاہ شہزادے اور روساء کا ایک جمگھٹا تھا جناب عبدالمطلب اس کے قریب پہنچے اور گفتگو کا اذن طلب کیا سیف نے کہا اگر تمہیں بادشاہوں کے دربار میں لب کشائی کا سلیقہ آتا ہے تو ہم تمہیں اجازت دیتے

ہیں حضرت عبدالمطلب نے کہا اے بادشاہ اللہ تعالی نے تجھے جلیل القدر مقام پر فائز کیا ہے تو حسب اور نسب کے اعتبار سے قابل رشک ہے تو ان کا بہترین خلف ہے تیرے بزرگ ہمارے بہترین سلف تھے اے بادشاہ ہم اللہ تعالی کے حرم کے رہنے والے ہیں اور اس کے گھر کے خدام ہیں ہم تیرے ہم تیری خدمت میں ہدیہ تہنیت پیش کرنے کے لیے آئے ہیں۔

سیف نے کہا: اے گفتگو کرنے والے تم اپنا تعارف کراؤ۔

آپ نے کہا: میں عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف ہوں۔

بادشاہ نے کہا: پھر تو تم ہمارے ہی بھانجے ہو

آپ نے فرمایا: بے شک

بادشاہ نے کہا؛ مرحبا اور خوش آمدید

میں نے تمہاری گفتگو سنی اور تمہاری قریبی رشتہ داری کو پہچانتا اور تمہارے وسیلے کو قبول کیا ہے جب تک تو یہاں اقامت گزیں رہو گے تمہاری ہر طرح عزت اور تکریم کی جائے گی اور جب تم سفر کرو گے تو تمہیں انعامات سے نوازا جائے گا اب تو مہمان خانے میں تشریف لے جاؤ وہاں تمہاری ہر طرح مہمان نوازی کی جائے گی۔

وہ ایک مہینہ وہاں ٹھہرے۔ وہ نہ انہیں وہ واپس آنے کی اجازت دیتا اور نہ انہیں اپنی ملاقات کا موقع دیتا پھر اچانک اس نے ایک دن ایک دفعہ علیحدگی میں جناب عبدالمطلب کو بلایا اور اپنی مخصوص محفل میں شرف باری بخشا اور کہا:

اے عبدالمطلب! میں اپنا ایک راست تمہارے سامنے افشا کرنا چاہتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم اسے پوشیدہ رکھو گے یہاں تک کہ اللہ تعالی اس کو ظاہر کرنے کی اجازت دے۔

ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو ہم سب مخفی رکھتے ہیں ہم نے

اسے اپنے لیے مخصوص کر رکھا ہے کسی غیر کو اس سے آگاہ نہیں ہونے دیتے اس میں آپ کے لیے خصوصی فضیلت مرقوم ہے۔

عبدالمطلب نے کہا: اے بادشاہ: خدا تمہیں خوش رکھے اور نیکی کی توفیق دے۔ وہ کیا ہے؟

بادشاہ نے کہا جب تہامہ میں ایک بچہ پیدا ہوگا جس کے کندھوں کے درمیان ایک نشان ہوگا وہ سارے عرب کا سردار ہوگا اور اس کے ذریعے سے تمہیں سارے عرب کی قیادت نصیب ہوگی روز قیامت تک عبدالمطلب نے کہا اگر بادشاہ سلامت اجازت دیں تو میں درخواست کروں گا کہ وہ بشارت کی تفصیل بیان کریں تاکہ میری خوشی میں اضافہ ہو سیف نے کہا اس بچے کی پیدائش کا زمانہ آگیا ہے یا وہ پیدا ہو چکا ہے اس کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے اس کے دونوں گندھوں کے درمیان نشان ہے اس کے والد اور ماں فوت ہوں گے اور اس کا دادا اور چچا اس کی کفالت کرے گا وہ خداوند رحیم کی عبادت کرے گا اور شیطان کو ٹھکرائے گا آگ کو بجھا دے گا بتوں کو توڑ دے گا اس کی بات فیصلہ کن ہوگی اس کا حکم سراپا انصاف ہوگا۔

عبدالمطلب نے کہا: اے بادشاہ! تیرا ہی یہ ہمسایہ ہمیشہ باعزت رہے اور تو ہمیشہ سعادت مند رہے تیری عمر لمبی ہو تیری حکومت پختہ رہے کیا تو مزید وضاحت کی زحمت گوارا کرے گا۔

سیف بن یزی نے کہا: اس غلافوں والے گھر کی قسم! اے عبدالمطلب! تو اس کا دادا ہے اس میں ذرا بھر جھوٹ نہیں۔

عبدالمطلب سجدے میں گر پڑے۔

بادشاہ نے کہا سر اٹھایئے تیرا سینہ ٹھنڈا ہو۔ کیا تو اس چیز کو محسوس کیا ہے جس کا میں نے تیرے سامنے ذکر کیا۔

سیف نے کہا: پھر اپنے اس بچے کی حفاظت کیا کرو اور یہود سے محتاط رہا کرو کیونکہ وہ اس کے دشمن ہیں اور اللہ تعالی انہیں کبھی اس پر غالب نہیں ہونے دے گا اور جو باتیں میں تمہارے ساتھ کی ہیں ان سے اپنے ساتھیوں کو مت آگاہ کرنا کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ حسد کرنے لگیں گے اور مجھے یہ علم نہ ہوتا کہ عنقریب اس کی بعثت سے قبل میں اس دار فانی سے رخصت ہو جاؤں گا تو میں اپنے گھڑ سوار دستوں اور پیدل سپاہیوں کے ساتھ یہاں سے ترک سکونت کر کے یثرب کو اپنا دارالاقامۃ (رہنے کی جگہ) بناتا کیونکہ میری کتاب میں یہ لکھا ہے کہ یثرب میں اس کا دین مستحکم ہوگا اور اس شہر میں آپ کا مدفن ہوگا اور وہاں کے لوگ آپ کے انصار ہوں گے۔

اس کے بعد سیب بن ذی یزن نے قریش کے وفد کو اپنے دربار میں طلب کیا ہر ایک کو سو سو اُونٹ دس دس غلام سو سو کنیزیں دس رطل چاندی دس رطل سونا، عنبر کا بھرا ہوا ایک صندوق دیا لیکن ابو مطلب کو ہر چیز دس گنا زیادہ دی اور رخصت کرتے وقت کہا کہ آئندہ سال آنا اور مجھے اس مولود مسعود کے حالات سے آگاہ کرنا لیکن سال کے ختم ہونے سے پہلے ہی سیف بن یزن وفات پا گیا۔

عبدالمطلب جب روانہ ہوئے تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اے گروہِ قریش! بادشاہ نے تم سے دس گنا مجھے جو انعام دیے ہیں تم اس پر رشک نہ کرنا کیونکہ بہرحال یہ ساری چیزیں ختم ہونے والی ہیں لیکن اگر رشک کرنا ہے تو اس چیز پر کرو جو باقی رہنے والی ہے انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ کچھ عرصہ کے بعد اس کا اعلان کیا جائے گا (3)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک چھ سال کی تھی کہ آپؐ کی والدہ ماجدہ (حضرت آمنہ) انتقال کر گئیں۔ ان کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جناب عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

بے حد محبت تو پیار کرتے تھے اور آپ ﷺ کو ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے رکھتے تھے آپ ﷺ کی عمر مبارک آٹھ سال کی تھی کہ آپ ﷺ کے پیارے دادا حضور بھی انتقال کر گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا ایک مرتبہ جناب ابو طالب نے ایک تجارتی قافلے کے ہمراہ شام کا قصد کیا۔ جب انہوں نے رکھتے رختِ سفر باندھ لیا اور چلنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے آپ ﷺ نے ان کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور فرمایا:

''چچا جانا آپ مجھے کس کے سہارے چھوڑے جا رہے ہیں، میری نہ ماں ہے اور نہ باپ ہے'' (اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک 13 یا 14 سال تھی)۔

جناب ابو طالب کا دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پگھل گیا اور انہوں نے کہا خدا کی قسم یہ ضرور میرے ساتھ جائے گا میں نہ اسے جدا کروں گا اور نہ ہی اس سے جدا ہوں گا۔

راوی کا بیان ہے کہ:

جناب ابو طالب آپ ﷺ کو ساتھ لے کر شام کی طرف روانہ ہوئے۔

قافلے نے شام کے علاقے بصریٰ میں ڈیرہ ڈالا۔ وہاں بحیرہ راہب (اس راہب کا نام جرجیس تھا، وہ نسلاً عرب اور بنو عبدالقیس سے تھا اور نصرانی تھا) اپنے صومعہ (عبادت گاہ خانقاہ) میں رہتا تھا اس وقت عیسائیوں میں سب سے بڑا عالم تھا اس صو معہ میں جو بھی راہب رہتا تھا اس کتاب کا عالم ہوتا جو اس کے پاس تھی یہ راہب اس کتاب کا علم یکے بعد دیگرے اپنے اسلاف سے وارثتاً حاصل کرتے آئے تھے اس قریش قافلہ بحیرہ راہب کے پاس اترا۔ اس صومعہ کو سامنے ایک سایہ دار درخت تھا اور

یہاں قافلہ تجارت تک تجارت آ کر دم لیا کرتا تھا وہ اس سے قبل بھی بارہا اس کے پاس سے گزرتے رہتے تھے لیکن بحیرہ ان سے کبھی ہم کلام نہ ہوا تھا اور نہ کبھی اپنے صومعہ میں سے نکل کر باہر آتا تھا لیکن اب کی بار وہ اپنے صومعے سے نکل کر خود قافلے میں آیا اور اہل قافلہ کو اپنی ضیافت میں شرکت کی دعوت دی جب وہ اپنے اس صومعہ میں تھا تو اس نے دیکھا کہ قافلے کے درمیان بادل کا ایک ٹکڑا سا سایہ فگن ہے اور بادل کا یہ سایہ درخت پر تھا اور درخت کی شاخیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی ہوئی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سائے کے نیچے تھے۔

بحیرا نے کھانے کی تیاری کا حکم دے رکھا تھا کھانا تیار ہوا تو اس نے قافلے والوں کو کہلا بھیجا۔

اے گروہِ قریش! ''میں نے تمہارے لیے کھانا تیار کرایا ہے میری خواہش ہے کہ آپ سب چھوٹے بڑے آزاد غلام میری اس دعوت میں شرکت کریں''۔

(عرب دستور تھا کہ لوگ ضیافتوں میں کم عمر بچوں کو اپنے ساتھ نہیں لے جاتے تھے قافلے کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامان قافلے کے پاس چھوڑ کر صومعہ میں گئے) قافلے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا:

''اے بحیرا آج تو آپ کی حالت ہی کچھ اور ہے اس سے قبل آپ نے ایسا اہتمام کبھی نہیں کیا حالانکہ ہم آپ کے پاس سے اکثر گزرتے رہتے ہیں آج خلاف معمول اہتمام کی وجہ کیا ہے۔

بحیرہ نے کہا:

''تمہاری بات سچ ہے لیکن آپ لوگ مہمان ہیں میں نے آپ کی عزت افزائی کے لیے کھانا تیار کیا ہے میری خواہش ہے کہ آپ سب لوگ کھانے کے لیے تشریف لائیں''۔

جب بحیرا نے قافلہ والوں کو دیکھا تو وہ اسے چیز دکھائی نہ دی جو اس کے پیشِ نظر تھی جسے وہ جاننا چاہتا تھا اس نے پوچھا!

اے گروہِ قریش کیا میری اس دعوت پر آپ لوگ اگئے ہیں اور کوئی پیچھے تو نہیں رہ گیا۔

انہوں نے جواب دیا:

اے بحیرا! آپ کے پاس انے سے ایسا کوئی شخص بھی پیچھے نہیں رہا جسے آنا چاہیے تھا بس ایک لڑکا ہے جو سب سے کم عمر ہے اور ہمارے کا کجادوں کے پاس رہ گیا ہے؟''

اس نے کہا:

''ایسا نہ کرو'' اس کو بھی بلاؤ وہ بھیآپ کے ساتھ ہی دعوت میں شریک ہونا چاہیے''۔

ایک آدمی نے کہا:

بنی ابولمطلب میں سے ایک ہے۔

بحیرا نے کہا:

''میرے لیے یہ شرم کی بات ہے کہ ایک عالی نسب لڑکا میرے دسترخوان سے الگ رہے''۔

حارث بن عبدالمطلب اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آئے تو بحیرا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت غور سے دیکھتا رہا اور آپ کے جسدِ مبارک کا جائزہ لیتا رہا تا کہ اس صفت کو معلوم کر سکے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شناخت کے بارے میں اس کے پاس تھی۔

قریش کہنے لگے کہ نہایت عجیب بات ہے:

''ان لمحمد عند الراھب القدرا''

''اس راہیب کے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی قدر ہے''

جب لوگ کھانے سے فارغ ہوئے اور واپس جانے لگے تو بہرا نے آپ کو روک لیا حضرت ابو طالب بھی رک گئے باقی سب لوگ واپس چلے گئے راہب نے آپؐ کو اور زیادہ غور سے دیکھا اور آنکھ کان ناک پر غور کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا:

محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو بات بھی میں پوچھوں گا:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا جواب دیں گے۔

آپ نے فرمایا:

جو چاہو پوچھو۔

اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیند، ہیئت اور دیگر امور کے بارے میں پوچھنا شروع کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیتے رہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میری آنکھ سوتی ہے اور میرا دل جاگتا ہے''

(اس جواب کو سنیں کے لیے بحیرہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیند کا حال دریافت کیا تھا) یہ تمام باتیں ان صفات کے موافق تھیں جو بحیرہ کے پاس تھی پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک دیکھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان ''مہر نبوت'' اس جگہ دیکھی جہاں آپ کے متعلق اس کے پاس لکھا ہوا تھا۔(4)

وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکالمہ سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالب کی متوجہ ہوا اور ان سے پوچھا:

اس لڑکے کا آپ سے کیا رشتہ ہے؟

جناب ابوطالب نے جواب دیا:

یہ میرا بیٹا ہے۔

بحیرا نے یہ جواب سن کر کہا:

یہ لڑکا آپ کا نہیں اور اس لڑکے کا باپ زندہ نہیں ہوسکتا۔

تب جناب ابوطالب نے اپنا صحیح رشتہ بتایا اور کہا:

یہ میرا بھتیجا ہے۔

بحیرا نے پوچھا:

اس کے باپ کو کیا ہوا؟

جناب ابوطالب نے کہا:

یہ ابھی بطنِ مادر میں تھا کہ اس کے باپ کا انتقال ہوگیا تھا۔

بحیرا نے کہا:

آپ نے سچ کہا، ''آپ اپنے بھتیجے کو اپنے وطن واپس لے جائیں اور یہود سے اسے بچائیں۔ اللہ کی قسم! اگر انہوں نے اس کو دیکھ لیا اور وہ یہ علامتیں پہچان لیں۔ جو میں نے پہچانی ہیں تو وہ ضرور پہچانے کی کوشش کریں گے۔ آپ کا یہ بھتیجا بڑی عظمت والا ہے۔ اس لیے آپ اس کو لے کر جلد اپنے وطن واپس چلے جائیں''۔

مولانا صفی الرحمن لکھتے ہیں: (4)

بحیرہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا:

''یہ سیّد العالمین ہے۔ اللہ انہیں رحمت اللعالمین بنا کر بھیجے گا'' جناب ابو طالب نے کہا:

آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟

اس نے کہا:

''میں انہیں ''مہر نبوت'' سے پہچانتا ہوں ہم اس کو اپنی کتابوں میں پاتے ہیں''(5)

''احمد نے یونس سے اور اس نے ابی لیلیٰ کی وساطت سے عقاب بکری کی یہ روایت نقل کی ہے عقاب نے کہا:

ہم ابو سید خدریؓ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے ان کے لیے ان کے دروازے پر فرش بچھایا جاتا تھا اور اس پر تکیہ رکھا جاتا تھا آپ تکیہ کے سہارے فرش پر بیٹھا کرتے تھے اور ہم آپ کے ارد گرد حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے تھے میں نے ان سے اس ''مہر نبوت'' کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان تھی ابو سعیدؓ نے اپنا انگوٹھا پہلے جوڑ پر رکھا اور انگشت شہادت سے اس سے نچلے جوڑ کی طرف اشارہ کیا یونس کا بیان ہے کہ ابو سعیدؓ نے اپنا پورا جوڑ نمایاں کیا اور کہا کہ ''خاتم نبوت'' یہاں آپ ﷺ کے دونوں شانہ کے درمیان قدرا بھری ہوئی تھی''

''احمد نے یونس کی وساطت سے ابن اسحاق کی یہ روایت نقل کی۔ ابن اسحاق نے کہا عاصم بن عمر بن قتادہ نے محمود بن لبید سے اور انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا سلمان فارسیؓ نے مجھ سے یہ بیان کیا آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ہمراہ ایک جنازے کے ساتھ آئے تھے میرے اوپر دو چادریں تھیں میں نے گھوم پھر کر آپ کی پشت پر ''مہر نبوت'' دیکھنے کی کوشش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھومتے ہوئے دیکھا اور آپ سمجھ گئے کہ میں کسی مبینہ چیز کی تحقیق کے لیے چکر کاٹ رہا ہوں آپ ﷺ نے اپنی پشت پر سے چادر ہٹادی میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان ختم نبوت کو دیکھ لیا جس کا ذکر میرے استاد نے مجھے کیا تھا میں نے اسے بوسہ دینے کے لیے اس پر اس حال میں جھک کر میری انکھوں میں آنسو آمڈ آئے تھے آنحضرت نے فرمایا۔ اے سلمان! یہاں سے ہٹ کر ادھر آ جاؤ۔ میں ہٹ گیا اور آپ کے سامنے آکر بیٹھ گیا میری خواہش تھی کہ

میں آپ کے صحابہ کو آپ کے متعلق یہ پورا واقعہ سناؤں چنانچہ اے ابن عباس میں نے صحابہ کو یہ واقعہ سنایا جس پر اب تمہیں سنایا ہے(6)

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے:

''میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانوں کے بیچ میں ''خاتم'' کو دیکھا جو کبوتر کے انڈے کے برابر غدہ تھا''۔(7)

''جنید بن عبدالرحمنؒ کہتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید سے سنا'' میری خالہ مجھے آنحضرت کے پاس لے گئی کہنے لگی یا رسول اللہ یہ میرا بھانجا ہے بیمار ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا برکت کی دعا کی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر'' دیکھی۔(8)

علامہ طبری لکھتے ہیں:

عامر بن ربیعہ سے مروہ ہے کہ مجھ سے زید بن عمرو بن نفیل کہا کرتا تھا کہ میں اولادِ اسماعیل میں ایک نبی کے مبعوث ہونے کا منتظر ہوں اور ان میں سے بھی عبدالمطلب کی اولاد میں سے۔ اپنے لیے میں نے نہیں سمجھتا کہ اتنا زندہ رہوں گا کہ اسے پا سکوں، ایمان لاؤں اوراس کی نبوت کی شہادت دوں اور تصدیق کر سکوں البتہ تم اگر اس وقت تک زندہ رہو۔ ان کو دیکھو تو ان کو میرا اسلام کہنا تا کہ ان کی شناخت کرنے میں تم کو دشواری نہ ہو میں ان کا حلیہ بتائے دیتا ہوں میں نے کہا کہیے:

اس نے کہا وہ نہ کوتا قامت ہونگے نہ دراز قامت ہونگے، نہ ان کے سر کے بال بہت گھنے ہوں گے اور نہ فاصلے پر ان کی آنکھوں میں سرخی ہوگی ''مہر نبوت'' ان کے شانوں کے بیچ میں ہوگی نام احمد ہوگا اسی شہر میں وہ پیدا اور مبعوث ہونگے پھر ان کی قوم ان کو یہاں سے نکال دے گی اور ان کی تعلیم کو پسند نہ کرے گی پھر وہ یثرب کو

ہجرت کر جائیں گے وہاں ان کی بات بن جائے گی میں دین ابراہیم کی تلاش میں دنیا بھر میں پھرا ہوں جس یہودی، عیسائی اور مجوسی سے میں نے دین ابراہیم کا پوچھا اس نے مجھ سے کہا وہ تمہارے وطن میں ہے اور انہوں نے ہونے والے ''نبی'' کی وہی صفات بیان کی جو میں نے تم سے کہہ دی یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اب صرف ایک نبی ہیں جو معبوث ہوں گے۔

عامر بن ربیعہ اس روایت کا راوی کہتا ہے کہ جب میں سلام لایا میں نے زید بن عمرو کا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور اس کا سلام آپ کو پہنچایا آپ نے اسلام کا جواب دیا اور اس کے لیے طلب رحمت کی اور فرمایا! میں نے زید کو جنت میں راحت کے ساتھ دامن کشاد
دیکھا ہے''۔(9)

0 حضرت عبداللہ بن سرجس سے منقول ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ الصلوٰۃ التسلیم کا شرفِ دیدار حاصل کیا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت تناول کیا یا ثرید کھانے کا تذکرہ کیا۔ فرماتے ہیں میں نے بعد از ان حبیب خدا علیہ الصلوۃ والتسلیم کی پشت اقدس کی طرف پھیرا حتیٰ کہ میں نے ''خاتم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' کو دیکھا جو کندھوں کے درمیان تھی جو ابھرے ہوئے گوشت کی مانند تھی اور اس پر سیاہ بال تھے''۔

0 ابو معونہؓ بن قرۃ کہتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے اذن طلب کیا کہ مجھے گریبان کے اندر ہاتھ ڈال کر ختم نبوت کو مس کرنے کی رخصت مرحمت فرمائی جائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے دعا خیر و برکت سے بھی نوازا نواز رہے تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ گریبان کے اندر داخل کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا اسی طرح جاری رکھی اور اس میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوئی تو میں نے ''خاتم نبوت'' کو بائیں ہاتھ کی منتہا پر ابھرے ہوئے گوشت پارہ کی شکل میں

محسوس کیا:۔

ابونضرۃ لکھتے ہیں کہ میں نے ابوسعیدؓ خدری سے سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ’’خاتم نبوت‘‘ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کی پشت اقدس پر ابھرا ہوا گوشت پارہ تھا۔

0’’عمر بن اخطب سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اشارہ فرمایا کہ اے ابوزید میرے قریب ہو اور میری پیٹھ کو ہاتھ سے ملو۔ میں نے اپنے ہاتھ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ مبارک کو ملا۔ تو میری انگلیاں ’’خاتم نبوت‘‘ وہ پر جا لگی ان سے دریافت کیا گیا کہ ’’ خاتم نبوت‘‘ وہ کیا تھی تو انہوں نے فرمایا چند بالوں کا گچھا تھا‘‘(10)

0ابراہیم بن محمد حضرت علیؓ کی اولاد سے ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے تو کہتے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان ’’مہر نبوت‘‘ تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبین تھے(11)

مُہر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مہر نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وہ مہر ہے جو سرورِ کائنات آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دربار سے جاری ہونے والے فرامین اور خطوط پر اپنے دست مبارک سے ثبت فرماتے تھے۔ (آپ امید تھے اس لیے دستخط نہیں فرماتے تھے)۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی ایک انگشتری تیار کروائی تھی جس پر ''اللہ رسول محمد'' کے الفاظ کندہ تھے۔ راقم نے اکثر حضرات کو غلط فہمی سے اس انگشتری پاک کو ''مہر نبوت'' کہتے سنا ہے حالانکہ ''مہر نبوت'' اور ''مہر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں زمین و آسمان کا فرق ہے گزشتہ اوراق میں ''مہر نبوت'' کے بارے میں مفصل بیان کر دیا گیا ہے اب یہاں مہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تفصیل بیان کرتے ہیں۔

تاریخِ اسلام کے مطالعے سے ہمیں نظر آتا ہے کہ کفر و اسلام کے درمیان جنگ کی ابتدا ''غزوہ بدر'' سے ہوئی تھی اس جنگ کی پہل بھی قریش مکہ نے کی تھی۔ ''غزوہ بدر'' کے بعد اسلام اور قریش کے درمیان ''احد'' اور ''خندق'' جیسی مشہور و معروف غزوات ہوئیں۔ یہ غزوات بھی قریش کے قریب مدینہ پر حملہ آور ہونے کے نتیجے میں ہوئی ان تینوں غزوات کے باوجود مدینہ میں دعوت وتبلیغ اور اسلامی ریاست کی تعمیر وتشکیل کا کام بھی بدستور جاری رہا، چھ ہجری میں قریش مکہ اور اسلام کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جو ''صلح حدیبیہ'' کہلاتا ہے:

مولانا نا صفی الرحمن لکھتے ہیں:

''صلح حدیبیہ'' درحقیقت اسلام اور مسلمانوں کی زندگی میں ایک نئی تبدیلی کا آغاز تھا کیونکہ اسلام کی عداوت و دشمنی میں قریش سب سے زیادہ مضبوط، ہٹ دھرم اور لڑاکا قوم کی حیثیت رکھتے تھے۔اس لیے جب وہ جنگ کے لیے میدان میں پسپا ہو کر امن و سلامتی کی طرف آ گئے تو احزاب کے تین بازوؤں قریش، غطفان اور یہود میں سب سے زیادہ مضبوط بازو ٹوٹ گیا کیونکہ قریشی پورے جزیدۃ العرب میں بت پرستی کے نمائندہ اور سربراہ تھے اس لیے میدان جنگ سے ان کے ہٹتے ہی بت پرستوں کی جذبات سرد پڑ گئے اور ان کی دشمنانہ روش میں بڑی حد تک تبدیلی آ گئی۔۔۔۔ بہرحال امن کے اس مرحلے میں جو صلح حدیبیہ کے بعد شروع ہوا تھا مسلمان اسلامی دعوت پھیلانے اور تبلیغ کرنے کا اہم موقع ہاتھ آ گیا اس لیے اس میدان میں ان کی سرگرمیاں تیز تر ہو گئیں(12)

نعیم صدیقی لکھتے ہیں:

''صلح حدیبیہ (چھ ہجری) نے اندرون ملک کے تصادموں سے فراغت دے کر حضور اکرم صلی علی وسلم کے لیے یہ موقع فراہم کیا کہ عرب سے باہر بھی دعوت اسلام کی ابتدا کر دی جائے عمرۃ القضا دا کرنے کے فوراً بعد ہی یکم محرم 7 ہجری کو حضور اکرم ﷺ نے کئی سلطنتوں کے حکمرانوں کو اسلامی نظام کا پیغام خصوصی نمائندہ کے ذریعے بھجوایا:(13)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل عجم کو تبلیغی خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا کہ عجم بلا مہر والے خط کو قبول نہیں کرتے اس لیے حضور اقدس نے انگوٹھی بنوائی جس کی سفیدی گویا اب میری نظروں کے سامنے پھر رہی ہے''

ایم ڈی فاروق ایڈوکیٹ لکھتے ہیں:

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ سے فارغ ہوکر دنیا کی بادشاہوں سے حکمرانوں کودعوت اسلام دیتے ہوئے خطوط ارسال کیے اور بعض مدبر صحابہ کرام کو قاصد بنا کر بھیجا جب رسول اللہ نے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت نامے بھیجنے کا فیصلہ کیا توصحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بادشاہ ایسے خطوط نہیں پڑھتے جن پر مہر لگی ہوئی نہ ہوآپ نے اس دن مہر ثبت کرنے کے لیے چاندی کی ایک انگشتری بنوائی جس پر تین الفاظ تین سطروں میں اس طرح اس ترکیب سے کندہ کروائے کہ پہلی سطر میں اللہ، درمیانی سطر میں رسول اور اخری سطر میں محمد کندھا تھا۔(14)

محمد صدیق نسیم چودری لکھتے ہیں:

شاہِ دوعالم نے اپنے ہمعصر حکمران حکمرانوں، بادشاہوں، امراء اور سلاطین کے نام جومکتوبات اقدس ارسال فرمائے مع معاہدات ان کی تعداد 300 کے قریب ہے ان کا سب سے عظیم الشان پہلو یہ ہے کہ دنیا کی تاریخ میں کسی بھی نبی اور رسول کی اپنی زبان میں آج تک کوئی تحریر ایسی موجود نہیں ہے جس کی بابت یہ کہا جائے کہ یہ تحریر یہ مسودہ اس نبی علیہ السلام اور رسول اللہ اور رسول عالی اسلام کی اپنی زبان اور ان کے اپنے دست مبارک سے تحریر شدہ ہے آج پوری دنیا میں شرف واعزاز اور یہ عظمت وسربلندی صرف ملت اسلامیہ کو حاصل ہے کہ اس کے آقا ومولا اس کے نبی اور رسول سید الکونین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی زبان عربی میں لکھوائے۔مکتوبات اقدس (مہر رسول ﷺ) آج بھی دنیا کے کتب خانوں کو بقعہ نور بنائے ہوئے جواہر تابدار سے زیادہ تابناک ہیں۔(15)

''ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رہتا تھا اس میں ''محمد رسول اللہ'' کندہ

کرایا تھا اور لوگوں کو منع فرما دیا تھا کہ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر یہ کندہ نہ کرائے۔''

مولانا محمد زکریا رحمت اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوروں کو اس لیے منع فرما دیا تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کمال اتباع میں اگر یہی کندہ کرا دیتے تو حضور اکرم کی مہر دوسروں کی مہر کے ساتھ مخلوط ہو جاتی۔ معقیبؓ ایک صحابی تھے جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے انگوٹھی کے محافظ تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بھی جن اوقات میں حضور اکرم انگوٹھی پہنے ہوئے نہیں ہوتے تھے اس وقت معقیبؓ کے پاس محفوظ رہتی تھی۔ ایسے ہی پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں رہا اور ایسے ہی حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں حکومت میں اور حضرت عثمان کے زمانے میں بھی یہی صورت تھی اس دوران میں ایک مرتبہ حضرت عثمان غنیؓ کو انگوٹھی دے رہے تھے یا حضرت عثمانؓ سے لے رہے تھے کہ اس حالت میں انگوٹھی گری اور کنویں میں جا پڑی اس میں روایات مختلف ہیں کہ حضرت عثمانؓ کے پاس سے گری یا حضرت معقیبؓ سے کے پاس سے۔ علماء نے یہی صورت جمع کی تجویز فرمائی جو اوپر لکھی گئی ہے اس صورت میں دونوں روایتیں صحیح ہیں اس لیے جب درمیان میں گری تو اس کی نسبت ہر ایک کی طرف صحیح ہے۔(16)

ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ لکھتے ہیں:

بیر اریس مسجد قبا کے قریب ایک کنواں تھا حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ خلافت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی (مہر) اس کنویں میں گر گئی تو حضرت عثمانؓ نے تین دن تک لگا تار کنویں کے اندر انگوٹھی کو تلاش کروایا مگر نہ ملی۔ اس دن سے اس کنویں کا نام الخاتم (انگوٹھی) پڑ گیا۔

دورِ سلطنت عثمانیہ میں بیر اریس پر ایک گنبد تعمیر کرایا گیا تھا یہ گنبد شکستہ حالت میں ٹوٹ کر گرنے والا تھا جبکہ 1964 میں مسجد قبا کا چوک تعمیر کیا گیا تھا تو مدینہ میونسپلٹی

نے اس کو منہدم کر دیا 1968 میں کنویں سڑک کی توسیع کی زد میں آ گیا اور کنویں کو دفن کر دیا گیا (17)

راقم کے مشاہدہ کے مطابق محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم مہر رسول کا عکس لا تعداد شائع کر چکے ہیں اور کر بھی رہے ہیں شہر کو فیصل آباد کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ چوک عبداللہ پور میں ''مہر رسول ﷺ'' کا عکس ایک بڑی دیوار پر اتارا گیا ہے۔ اس عکس کے بنانے والوں (شمع ایکسپورٹس پرائیویٹ لمیٹڈ کھڑیانوالہ والا فیصل آباد) کا دعویٰ ہے کہ ''مہرِ رسول ﷺ'' کا یہ عکس دنیا ہے اسلام میں سب سے بڑا عکس ہے۔

میرے نزدیک وہ لوگ خوش قسمت ہیں جو ''سیرت رسول ﷺ'' کے پہلوؤں کو اجاگر کر رہے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ روز قیامت شافع محشر، صاحب قابِ کعبے قُوسین حضرت محمد مصطفی ﷺ کا انہیں قرب ضرور نصیب ہو گا انشاء اللہ۔

اللہ سبحانہ وتعالی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں آقا دو جہاں سرکار مدینہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے حضور کثرت سے درود بھیجنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

پیام مسرت

فخر کائنات آقا نامدار محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی آخر الزماں ہیں اگر ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام انبیاء علیہ السلام کے آخر میں تشریف لائے۔لیکن سرور عالم کی تشریف آوری سے بہت پہلے (عرصہ نامعلوم) اللہ تعالی کے برگزیدہ بندوں نے آپ کی آمد پاک کا پیام مسرت لوگوں کو سنا دیا تھا۔اس کی تصدیق مختلف مذاہب کی مذہبی کتب میں بھی کرتی ہیں۔

ہم ''پیام مسرت'' کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے اس کا آغاز خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ''مہر نبوت'' سے کرتے ہیں۔

چھ ہجری ''معاہدہ حدیبیہ'' کے فوری بعد سید المرسلین پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلامی سلطنت کے دارالخلافہ مدینہ سے تحریری دعوت اسلام کا آغاز کیا۔اس سلسلے میں آنحضور نے بعض غیر مسلم ممالک کے حکمرانوں (حاکموں) کو اپنے خاص نمائندوں کے ہاتھ خطوط بھیجے۔ان خطوط (مکتوبات) میں ایک خطوط آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصر کے حاکم ''مقوقس'' کے نام بھی بھیجا تھا۔

محمد صدیق نسیم چودری مکتوبات اقدس میں لکھتے ہیں:۔

''بارگاہ رسالت'' سے مصر کی سفارت کے لیے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے مامور

ہوئے۔ وہ مسافت طے کرتے ہوئے اسکندریہ (مصر کے ہیڈ کوارٹر) پہنچے اور انہوں نے شاہ دو عالم شاہ مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مکتوب اقدس مقوقس کو پیش کیا اس خط میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نے لکھا تھا :

''بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ کی جانب سے مخصوص حاکمِ مصر کے نام اس پر سلامتی ہو جس نے راہ راست اختیار کی بعد ازاں میں آپ کو سلام کی دعوت دیتا ہوں پس اگر سلامتی منظور ہے تو سلام قبول کر لیں اگر آپ نے سلام قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو دوہرا اجر عطا فرمائے گا اور اگر آپ نے انکار کیا تو ساری قوم کی گمراہی کی ذمہ داری بھی آپ کے اوپر ہوگی۔۔

مقوقس رسالت نامے کو غور سے سن کر بولا:

''بے شک! یہی وقت ہے کہ وہ نبی جس کا انتظار تھا ظاہر ہوگا ہمیں تورات و انجیل سے اس کی یہ صفات معلوم ہیں کہ وہ صدقہ کا مال نہ کھائے گا مگر ہدیہ قبول کرے گا غریب اور مساکین لوگوں اس کے ہم جلیس ہوں گے اور اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی'':

اب یہاں غیر مسلم مذاہب کی مذہبی کتب کے وہ اقتباسات ملاحظہ فرمائیں جن میں فخر موجودات، امام انبیاء، خاتم المرسلین، پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات و علامات خوبیاں حسن و جمال اور دیگر نشانیوں کے متعلق پیام مسرت سنایا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی تھی۔لیکن اس وقت وہ اصلی انجیل کہیں بھی دستیاب نہیں ہے۔صدیوں پہلے انجیل کے کئی زبانوں میں ترجمے ہوئے اس لیے ترجمہ در ترجمہ ہونے سے انجیل میں تحریف ہوگئی۔

نوٹ: (تحریف تحریر میں اصل الفاظ بدل کر کچھ اور لکھ دینا ترجمہ کرنے

میں ارادتاً اصل معنوں سے مختلف کرنا)

مسیحیوں کے پاس اس وقت چار انجیلیں ہیں جو ان کے مذہبی کتاب ''بائبل''(HolyBible) کے دوسرے حصہ نیا عہد نامہ (The New Testament) میں شامل ہیں:

انجیلیں:

1۔متی کی انجیل	متی	Mathew
2۔مرقس کی انجیل	مرقس	Mark
3۔لوکا کی انجیل	لُوکا	Luke
4۔یوحنا کی انجیل	یوحنا	John

متی، مرقس، لوقا اور یوحنا۔ یہ چاروں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری (اصحاب) تھے۔

شانِ خداوند ملاحظہ ہو! صدیوں پہلے انجیل میں تحریف کے باوجود ''یُوحنا کی انجیل'' میں سرور کائنات، آقائے نامدار محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی عبارات محفوظ ہیں جو خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے متعلق ہیں۔

یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا۔

(باب 14 آیت 15 اور 16)

اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔

(باب 14 آیت 30)

لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روح حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو۔

(باب 15 آیت 26-27)

لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا اور وہ آ کر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے قصور ہوا ٹھہرائے گا۔

(باب 16 آیت 7-8)

مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھا دے گا اس لیے وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔

(باب 16 آیت 12-13) کو غور سے پڑھیں اور قران حکیم میں ارشاد باری تعالی پر بھی غور فرمائیں)۔

ارشاد باری تعالی ہے:

ہم نے آپ کو بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے (مبشراً نذیراً)

(بشیر: خوشخبری دینے والا۔ نذیر: ڈرانے والا، خدا کا خوف دلانے والا)

پیر محمد اکرم شاہ الازہریؒ میں لکھتے ہیں،،

’’انجیل کے جو یونانی ترجمے اس وقت موجود ہیں وہ چوتھی صدی عیسوی کے

لکھے ہوئے ہیں ان یونانی تراجم کا پھر ترجمہ لاطینی زبان میں کیا گیا جو سلطنت رومہ کی علمی زبان تھی اسلامی ترجمہ سے دنیا بھر کی زبانوں میں انجیل کے تراجم کیے گئے ترجمہ در ترجمہ کے اس عمل سے انجیل میں جوردوبدل اور تحریف وقوع پذیر ہوئی وہ محتاج بیان نہیں ۔اگران تراجم میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا اسم گرامی نہ ملے تو قطعاً محل تعجب نہیں ۔لیکن طالبان حق کی خوش قسمتی ملاحظہ ہو کہ جب مسلمانوں نے فلسطین وغیرہ مما لک کو فتح کیا تو اس وقت وہاں کے لوگوں کی زبان بدستور سُریانی تھی مسلمان علماء اہل کتاب کے علماء سے وقتاً وقتاً ملاقات کرتے رہتے تھے اور ان ملاقاتوں میں افادہ اور استفادہ کا سلسلہ ان کی مادری زبان میں ہوتا تھا اس طرح اناجیل کے بارے میں علماء اسلام کی جو معلومات وہاں کے علماء اہل کتاب سے حاصل ہوئی وہ اصل سے زیادہ قریب تھیں کیونکہ وہ انہیں سریانی سے بلاواسطہ عربی میں منتقل کرتے تھے ترجمہ در ترجمہ کے جو رحجانات عیسائیوں کو درپیش آئے مسلمان علماء علماء ان سے سابقہ نہیں پڑا۔

اس لیے جب ہم سیرت ابن ہشام کا مطالعہ کرتے ہیں تو حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے یاد رہے علامہ ابن ہشام نے جن کی وفات 213 ہجری میں ہوئی، محمد بن اسحاق سے جن کی وفات 151 ہجری میں ہوئی اپنے استاد ابو محمد البکائی العامری کے واسطے سے روایت نقل کی ہے اس میں یوحنا باب کی 15 کی آیت 26 کا عربی متن یوں ہے۔

’’ فلوقدحاجاءالمنحمناهذاالذيبرسله الله اليكممن عندالربروح القدس هذاالذيمن عندالرب خرج فهوشهيد علی وانتم ايصا لانكم قديما كنتم معی فی هذاقلت لكم لكی مالا تشكرا‘‘

’’اور جب‘‘،منحمنا‘‘ آئے گا جسے اللہ تعالیٰ رسول بنا کر بھیجے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئے گا تو وہ میری سچائی کا گواہ ہوگا اور تم بھی میری سچائی کے گواہ ہو کیونکہ

تم عرصہ دراز سے میرے ساتھ ہو میں نے تم سے یہ باتیں اس لیے کہی ہیں تا کہ تم شک میں مبتلا نہ ہو جاؤ:

اس کے بعد ابن ہشام لکھتے ہیں:

"المنحمنا بالسريانة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهوبالرومية البرقليطس"

"یعنی منحمنا، سُریانی لفظ ہے اور اس کا معنی "محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہے رومی زبان میں اس کا ترجمہ برقلیطس ہے"۔

پیر محبت کرم شاہؒ بتاتے ہیں:

"۔۔۔۔۔صدیوں کی گمنامی کے بعد، وہ عیب سے ایک انجیل ظہور میں آئی ہے جس کو "انجیل برنا باس" کہتے ہیں اس کے مطالعے سے بڑے بڑے پیچیدہ عقدے حل ہو جاتے ہیں اور شکوک وشبہات کا غبار خود بخود چھٹ جاتا ہے اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بیسوں ایسی ارشادات موجود ہیں جن میں نام لے کر حضور علیہ السلام کی آمد کی بشارتیں دی گئی ہیں اور بار بار اپنے اُمتیوں کو حضور کا دامن رحمت مضبوطی سے تھام لینے کو تاکیدی احکامات دیے گئے ہیں۔۔۔۔

"برنا باس قبرص کا باشندہ تھا۔اس کا پہلا مذہب یہودیت تھا اس کا نام Joses تھا۔لیکن دین عیسوی کی اشاعت وترقی کے لیے اس نے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔حواری اس کو برنا باس کے نام سے پکارتے تھے جس کا معنی ہے"واضح نصیحت کا فرزند" بڑا کامیاب مبلغ تھا جاذب قلب ونظر شخصیت کا مالک تھا حضرت مسیح کے ساتھ مدت العمری جو قریب اسے نصیب رہا اس نے اس کو اپنے حلقے میں بڑا اہم مقام عطا کیا"۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ المودودی "تفہیم القران" میں لکھتے ہیں:۔

حقیقت یہ ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کی پیشین گوئیاں گوئی کونہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اپنے صحیح حالات اورآپ کی اصل تعلیمات کو جانے کا معتبر ذریعہ چار انجیلیں، متی کی انجیل، مرقس کی انجیل، لُوکا کی انجیل اور یوحنا کی انجیل نہیں ہیں جن کو مسیح کلب نے معتبر و مسلم اناجیل قرار دے رکھا ہے بلکہ اس کا زیادہ قابل اعتماد ذریعہ وہ انجیل برناباس ہے جسے کلیسا غیر قانونی اور مشکوک الصحت کہتا ہے عیسائیوں نے اسے چھپانے کا بڑا اہتمام کیا ہے۔

مجھے آکسورڈ سے شائع انگریزی تراجم کی ایک فوٹوسٹیٹ کاپی دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور میں نے اسے لفظ بالفظ پڑھا ہے میرا احساس یہ ہے کہ یہ ایک بڑی نعمت ہے جس سے عیسائیوں نے محض تعصب اور ضد کی بنا پر اپنے آپ کو محروم کر رکھا ہے۔

پیر شاہ پیر کرم شاہ الزہریؒ بتاتے ہیں۔

ٹولینڈ (Toland) نے اپنی تصانیف

(MiscellaneousWorks) جو اس کی وفات کے بعد 1747ء میں شائع ہوئی کہ جلد اول 380 میں ذکر کیا کہ انجیل برناباس کا قلمی نسخہ اب بھی محفوظ ہے اسی کتاب کے پندرہویں باب میں لکھا ہے کہ 496 میں ایک حکم کے ذریعے انجیل کو ان کتب میں شامل کیا گیا جن کو کلیسا نے ممنوع قرار دے دیا تھا۔

مسٹر اینڈ مسز ریگ (Ragg) نے 1907ء میں ایک لاطینی نسخے سے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ جو اب ہمارے سامنے ہے آکسفورڈ کے کلیئرنڈن پریس نے اسے چھاپا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے اسے شائع کیا جب اس انگریزی ترجمے کو چھپ کر بازار میں آیا تو اس کے سارے نسخے پر اسرار طریقے سے بازار سے غائب کر دیے گئے صرف دو نسخے محفوظ رہے۔ ایک برٹش میوزیم میں اور دوسرا واشنگٹن کی کانگرس لائبریری میں''۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ لکھتے ہیں:

''۔۔۔۔۔انجیل برنا باس درحقیقت اناجیل اربع (یعنی متذکرہ چاروں انجیلوں) سے زیادہ معتبر انجیل ہے جو مسیح علیہ السلام کی تعلیمات اور سیرت اور اقوام کی صحیح ترجمانی کرتی ہے یہ عیسائیوں کی اپنی بدقسمتی ہے کہ انجیل کے ذریعے سے اپنے عقیدے کی تصحیح اور حضرت مسیح علیہ السلام کی اصل تعلیمات کو جاننے کا جو موقع ان کو ملا تھا اسے محض ضد کی بناء پر انہوں نے کھو دیا ہے اس کے بعد ہم پورے اطمینان کے ساتھ وہ بشارتیں نقل کر سکتے ہیں جو رسول اللہ کے بارے میں برنا باس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روایت کی ہیں ہمارے لیے ان ساری بشارتوں کے نقل کرنا مشکل ہے کیونکہ وہ اتنی زیادہ ہیں اور جگہ جگہ مختلف پیروی اور سیاق وسباق میں آئی ہیں کہ ان سے ایک اچھا خاصا رسالہ مرتب ہوسکتا ہے یہاں ہم بطور نمونہ چند نقل کر رہے ہیں:

0 تمام انبیاء جن کو خدا نے دنیا میں بھیجا، جن کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار تھی، انہوں نے ابہام کے ساتھ بات کی یعنی تفصیل کے ساتھ بات نہیں کی مگر میرے بعد تمام انبیاء اور مقدس ہستیوں کا نور آئے گا جو انبیاء کی کہی ہوئی باتوں کو اندھیرے پر روشنی ڈال دے گا کیونکہ وہ خدا کا رسول ہے''۔(باب 17)

0''۔۔۔۔میں تو اس خدا کے رسول کے موزے کے بند یا اس کی جوتی کے تسمے کھولنے کے لائق نہیں ہوں جس کو تم مسیحا کہتے ہو جو مجھ سے پہلے بنایا گیا تھا اور جو میرے بعد آئے گا اور صداقت کی باتیں لے کر آئے گا تا کہ اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہو''۔(باب 42)

0''بالیقین میں تم سے کہتا ہوں کہ ہر نبی جو آیا ہے وہ صرف ایک قوم کے لیے خدا کی رحمت کا نشان بن کر پیدا ہوا ہے اس وجہ سے ان انبیاء کی باتیں ان لوگوں کے سوا کہیں اور نہیں پھیلی جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے مگر خدا کا رسول جب آئے گا تو خدا کو اپنے ہاتھ کی مہر دے دے گا یہاں تک کہ وہ دنیا کی تمام قوموں کو جو اس کی تعلیم

پائیں گی نجات اور رحمت پہنچا دے گا اور وہ خدا لوگوں پر اقتدار لے کر آئے گا اور بت پرستی کا ایسا قلع قمع کرے گا کہ شیطان پریشان ہو جائے گا''۔

اس کے شاگردوں کے ساتھ ایک طویل مکالمے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تصریح (وضاحت یا تشریح) کرتے ہیں کہ وہ نبی اسرائیل سے ہوگا''۔(باب 43)

0''اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کا رسول وہ رونق ہے جس سے خدا کی پیدا کی ہوئی قریب قریب تمام چیزوں کو خوشی ہوگی کیونکہ وہ فہیم اور نصیحت حکمت اور طاقت خشیت اور محبت، حرم اور ورع کی روح سے آراستہ ہے، وہ فیاضی اور رحمت عدل اور تقوی شرافت اور صبر کی روح سے مزین ہے جو اس نے خدا سے ان تمام چیزوں کی بہ نسبت تین گنا پائی تھی اس وقت ساری دنیا اللہ کی عبادت ہوگی اور اس کی رحمت نازل ہوگی''۔(باب نمبر 83)

0''مگر جب خدا مجھے دنیا میں لے جائے گا تو شیطان پھر یہ بغاوت برپا کر دے گا کہ لوگ مجھے خدا اور خدا کا بیٹا مانیں اس کی وجہ سے میری باتوں اور تعلیمات کو مسخ کر دیا جائے گا یہاں تک کہ بامشکل 30 صاحب ایمان لوگ باقی رہ جائیں گے اس وقت خدا دنیا پر رحم فرمائے گا اور اپنا رسول بھیجے گا جس کے لیے اس نے دنیا کی یہ ساری چیزیں بنائی ہیں جو قوت کے ساتھ جنوب سے آئے گا اور بتوں کو بت پرستوں کے ساتھ برباد کر دے گا جو شیطان سے وہ اقتدار چھین لے گا جو اس نے انسانوں پر حاصل کیا ہے وہ خدا کی رحمت ان لوگوں کی نجات کے لیے اپنے ساتھ لائے گا جو اس ایمان جو اس پر ایمان لائیں گے اور مبارک ہے وہ جو اس کی باتوں کو مانیں گے''۔(باب 96)

0''سردار کاہن نے پوچھا وہ مسیح کس نام سے پکارا جائے گا اور کیا نشانیاں اس کی آمد کو ظاہر کریں گی یسوع نے جواب دیا اس مسیح کا نام ''قابل تعریف'' ہے کیونکہ

خدا نے جس اس کی روح پیدا کی تھی اس وقت اس کا نام خود رکھا تھا اور وہاں سے ملکوتی شان میں رکھا گیا تھا خدا نے کہا ''اے محمدؐ'' انتظار کر کیونکہ تیری ہی خاطر میں جنت دنیا اور بہت سی مخلوق پیدا کروں گا اور اس کو تجھے تحفے کے طور پر دوں گا۔۔۔۔سو اس کا مبارک نام محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے''۔(باب 97)

0''جنہیں خدا نے اپنی مخلوق میں سے یہ روح بخشی ہے کیسا مبارک وقت ہوگا جب وہ دنیا میں آئے گا یقین جانو میں نے اس کو دیکھا ہے اور اس کی تعظیم کی ہے جس طرح ہر نبی نے اس کو دیکھا ہے اس کی روح کو دیکھتے ہی سے خدا نے ان کو نبوت دی اور جب میں نے اس کو دیکھا تو میری روح سکینت سے بھر گئی یہ کہتے ہوئے کہ اے محمد خدا تمہارے ساتھ ہو اور وہ مجھے تمہاری جوتی کے تسمے باندھنے کے قابل بنا دے کیونکہ یہ مرتبہ بھی پاؤں تو میں ایک بڑا نبی اور خدا کی ایک مقدس ہستی ہو جاؤں گا ''۔(باب 44)

0''میرے جانے سے تمہارا دل پریشان نہ ہو نہ تم خوف کرو کیونکہ میں تم کو پیدا نہیں کیا بلکہ خدا ہمارا خالق ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے وہی تمہاری حفاظت کرے گا رہا میں تو اس وقت میں دنیا میں اس رسول خدا کے لیے راستہ تیار کرنے کے لیے آیا ہوں جو دنیا کے لیے نجات لے کر آئے گا وہ تمہارے زمانے میں نہیں آئے گا بلکہ تمہارے کچھ سال بعد آئے گا جب کہ میری انجیل ایسی مسخ ہو چکی ہو گی کہ مشکل سے کوئی 30 آدمی مومن باقی رہ جائیں گے اس وقت اللہ تعالی دنیا پہ رحم فرمائے گا اور اپنے رسول کو بھیجے گا جس کے سر پر بال کا سایہ ہوگا جس سے وہ خدا کا برگزیدہ جانا جائے اور اس کے ذریعے ہی خدا کی معرفت دنیا کو حاصل ہو جائے گی''۔

0''خدا کا عہد یروشلم میں، معبد سلمان کے اندر لیا گیا تھا نہ کہ کہیں اور، مگر میری بات کا یقین کرو کہ ایک وقت آئے گا جب خدا اپنی رحمت ایک اور شہر میں نازل

فرمائے گا پھر ہر جگہ اس کی صحیح عبادت ہو سکے گی اور دنیا اور اللہ اپنی رحمت سے ہر جگہ سچی نماز قبول فرمائے گا میں در اصل اسرائیل کے گھرانے کی طرف نجات کا نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں مگر میرے بعد مسیح آئے گا خدا کا پیغام خدا کا بیٹا ہوا تمام دنیا کی طرف جس کے لیے خدا نے یہ ساری دنیا بنائی ہے''۔

0 ''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک سے بیان روح فضا بشارتیں مقامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھنے کے لیے مکمل رہنمائی کرتی ہیں نیز ان بشارتوں میں شہادتیں بھی ملتی ہیں کہ کائنات کی ہر شے اپنی تخلیق میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی مرہون منت ہے''۔

تاریخ کی کتب ایسے واقعات اور شہادتوں سے بھری پڑی ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان سے پہلے پیغمبروں نے سید دو عالم رحمت کائنات خاتم النبین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی آمد پاک اور آپ کی صفات و علامات کے بارے میں لوگوں کو مکمل طور پر آگاہ کر دیا تھا یہی وجہ تھی کہ یہود و نصاریٰ میں سے ایسے لوگ جو اہل علم تھے وہ زندہ تھے یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے منتظر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار پاک کے متمنی تھے۔

خورشید عالم گوہر قلم ''گوہر نامدار'' میں لکھتے ہیں:

''مالک بن سنان ایک دن یثرب میں ایک یہودی قبیلہ عبدالاشہل کے ہاں قیام پذیر تھے کہ انہوں نے ایک یہودی یوشع کو سنا کہ وہ پکار پکار کر کہہ رہا تھا آخری نبی کے ظہور کا وقت آ گیا ہے اس کا نام ''احمد'' ہوگا آنکھوں میں سرخی دستار باندھے ہوئے وہ اونٹ پر سوار ہوگا تو زبیر بن باطا کہنے لگا کہ وہ سرخ ستارہ طلوع ہو گیا ہے یہ ستارہ صرف اس وقت طلوع ہوتا ہے جب کسی نبی کے ظہور کا وقت ہو اور اب سوائے ''احمد'' کے کوئی اور نبی باقی نہیں رہا اور یہ شہر اس کی ہجرت گاہ ہے''۔

''علماء یہود میں سے ابن الہیبان بھی شام سے اس لیے منتقل ہو کر یثرب آ کر بس گیا تھا کہ بعثت نبویؐ کا وقت قریب آ رہا تھا شاید وہ دیدار مصطفی ﷺ کی سعادت حاصل کر سکے اور مشرب بہ سلام ہو سکے۔ مگر اس کے دل کی یہ آرزو دل ہی میں رہ گئی اور وہ موت قریب آ گئی جب وہ مرنے لگا تو اس نے حاضرین کو وصیت کی جب تم اس رسولِ اُمی ﷺ کا زمانہ پا لو تو جلد اس کی خدمت میں حاضر ہو کر دین اسلام قبول کر لینا''۔

کعب احبار یہودی عالم تھا جس کو صحابیت کا شرم ملا۔ اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھے باپ نے تورات کی تعلیم دی مگر تورات کا ایک باب نہ پڑھا اس کو صندوق میں رکھ کر تالا لگا دیا تھا ان کے مرنے کے بعد جب کھول کر دیکھا تو تورات کا ''باب سفر'' تھا اور اس میں لکھا تھا۔

0ایک پیغمبر آخر زمانے میں مبعوث ہوگا۔

0بال چھوڑے گا اور اپنے ہاتھ پاؤں دھوئے گا اور لنگی کمر پر باندھے گا۔

0اس کی جائے پیدائش مکہ میں ہوگی اور ہجرت کا مقام طیبہ (مدینہ) ہوگا۔

حضرت عمرو بن قتادہ فرماتے ہیں کہ ان کے قبیلے کے لوگ بیان کرتے تھے کہ یہودیوں سے جب لڑائی ہوتی تو وہ کہتے:

''جو پیغمبر مبعوث ہونے والا ہے اس کی بعثت کا وقت قریب آ گیا ہے ہم اس کے ساتھ مل کر تمام اقوام عاد اور ارم (شداد کی بنائی ہوئی بہشت نام) کی تمام طرح تہس نہس کر دے گا''۔

یہودیوں کو تورات کی بشارتیں یاد تھی جبھی تو وہ آنے والے پیغمبر حضرت محمد مصطفی ﷺ کی حمایت سے کفار و مشرکین کو مکہ کو شکست دینے کی تدبیریں سوچتے تھے۔

خورشید عالم گوہر مزید بتاتے ہیں:

ہندوؤں اور آتش پرستوں کی مذہبی کتابیں جو بعثت محمدی سے ہزاروں برس

پہلے مدون ہوئیں ان میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پاک اور آپ کی نشانیوں کے بارے میں پیش گوئیاں موجود ہیں۔

ہندوؤں کی مذہبی کتاب ''اتھروید'' میں لکھا ہے۔

0اے لوگو! کان کھول کر سنو محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں معبث ہوں گے ان کی بلندو بالا حیثیت آسمانوں کو چھوئے گی اور آسمان کو نیچا کردے گی۔

آتش پرستوں کی کتاب کا ''آوستا'' میں لکھا ہے:

0ان کا نام فاتح مہربان، ان کا نام استوب اریتا (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔۔۔۔وہ رحمت مجسم ہوں گے کیونکہ وہ جہاں کے لیے رحمت ہوں گے۔ ہندوؤں کی مذہبی کتاب بھوشیہ پران میں ہے:

0 کل جگ (آنے والا زمانہ) میں سرب انما'' (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیدا ہوں گے۔

0ان کے سر پر بادل سایہ کرے گا۔

0ان کے جسم کا سایہ نہ ہوگا۔

0ان کے جسم پر مکھی نہ بیٹھے گی۔

0وہ زمین کو لپیٹ جائیں گی۔

0دنیا کے لیے کچھ تلاش نہ کریں گے۔

0تمام عمر کم کھائیں گے۔

وہ اللہ کے محبوب ہوں گے۔

ہندوؤں کی مذہبی کتاب ''بھاگوت پران'' جو کہ ظہور قدسی سے پانچ چھ ہزار سال پہلے کی ہے اس میں تحریر ہے پیغمبر کی ولادت امن والے شہر مکہ (شنھبل) سب سے بڑے سردار (پروہت) کے ہاں 12 ربیع الاول ''شکل پکھچی'' کو ہوگی۔ باپ کا نام عبداللہ (ویشنویش) ہوگا اور ماں کا نام آمنہ (سومتی) ہوگا''،

ڈاکٹر شبیر احمد امریکہ کی ایک ریاست فلوریڈا میں مقیم ہیں (پاکستانی ہیں) انہوں نے 2000 میں ایک کتابچہ (پمفلٹ) ''کالکی اوتار اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب'' کے عنوان سے شائع کیا تھا۔

میری دانست کے مطابق مذکورہ کتابچہ تحقیقی، علمی اور روحانی نوعیت کا ہے اس کتابچہ دربار مدینہ کا کوئی غلام ہی مرتب کر سکتا ہے ۔

''کالکی اوتار اور محمد صاحب'' کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ڈاکٹر شبیر احمد نے درج ذیل کتب کے اقتباسات کو اکٹھا کر کے بڑی محنت اور محبت سے تحریر کی ہے۔

کتابیں:

''محمد صحائفِ آسمانی'' میں مصنف عبدالحق وردارتھی۔

''کالکی اوتار اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب'' مصنف پنڈت وِد پرکاش

محمدؐ صحائف آسمانی:

ڈاکٹر شبیر احمد نے اس کتاب کے مصنف عبدالحق ودیارتھی کا مختصر تعارف یوں تحریر کیا ہے:

جناب عبدالحق ودھیارتھی کا تعلق انڈیا کی ایک ریاست گجرات سے ہے انہوں نے یہ کتاب تقریباً چالیس پچاس سال پہلے لکھی تھی۔ سنا ہے یہ کتاب گجراتی زبان میں لکھی تھی اور انگریزی میں اس کا ترجمہ بھی ہوتھا۔

Muhammad in the World Scriptures

آج یہ کتاب ڈھونڈے نہیں ملتی۔ البتہ اس کتاب کے کئی اقتباسات قابل ،اعتماد جریدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

اب ہم یہاں ڈاکٹر شبیر کے کتابچے'' کالکی اوتار اور محمدؐ صاحب'' سے جناب عبدالحق

ودیارتھی کی کتاب ''محمدؐ صحائف میں یا محمدؐ آسمانی صحیفوں میں'' کے اقتباسات میں (اپنی ترتیب میں) پیش کرتے ہیں۔

جناب عبدالحق ودیارتھی اپنی معرکتہ الآرا کتاب میں پارسیوں کی مذہبی کتاب ''آوستاAVASTA'' سے زرشت کا قول بیان کرتے ہیں (نوٹ کتاب کا نام: ''آوستا'' زرتشت: قدیم ایران کا مشہور فلسفی اور آتش پرستوں کا مذہبی پیشوا یا پیغمبر تھا۔ قدیم ایران کی زبان ژند تھی)

قول:

''حمد کے لائق ایک شخص عرب سے اُٹھے گا۔ اور ظالم حکومتوں کے تخت الٹ کر رکھ دے گا وہ خدا کے گھر کو بتوں سے پاک کر دے گا۔''

اس قول پر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں محمدؐ کے معنی ہوتے ہیں ''حمد کے لائق تعریف کے قابل'' (ڈاکٹر شبیر احمد)

زرتشت سے منسوب کتاب آوستا کہتی ہے کہ:۔

''عرب میں ایک'' سایوشانٹ Sao Shyant یعنی آخری پیغمبر آئے گا اس کی آتے ہی آتش کدہ سرد ہو جائے گا پھر عنقریب ایک زبردست انقلاب آئے گا جس میں حکومتوں کے تخت الٹ دیے جائیں گے''۔

بہت سے مورخین نے یہ بات بھی لکھی ہے کہ ولادت نبی اُمیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی فارس کا آتش کدہ سرد ہو جائے گا۔ یہ سلطنت کا سب سے بڑا آتش کدہ تھا جو ایک ہزار سال سے ایک لمحے کے لیے بجھا نہیں تھا نیز بعث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ہی برسوں میں (یعنی خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق کے دور میں) مجوسیوں کے سلطنت فارس کا آفتاب بھی غروب ہو گیا (ڈاکٹر شبیر احمد)

پارسیوں کے ایک اور مقدس صحیفے ''دساتیر'' میں درج ہے۔

’’وہ لوگ جو آتش کدوں کی طرف منہ کر کے عبادت کیا کرتے تھے ایک ایسے گھر کی طرف منہ کرلیں گے جو بتوں سے پاک کردیا گیا ہوگا یہ انقلاب عرب کا ایک مقدس شخص لائے گا اور نہایت پاکیزہ فصیح البیان ہوگا اور وہ دنیا والوں کو بہترین قوانین دے گا‘‘

عبدالحق ودیارتھی مہا آتما گوتم بدھ کا قول بدھ مت کی کتاب ’’تری پٹیکا‘‘ Tripitika سے پیش کرتے ہیں:۔

’’دنیا کا عظیم ترین معلم عرب میں ظاہر ہوگا وہ صداقت اور امانت میں یکتا ہوگا اور صادق و آمین کہلائے گا‘‘۔

مہا آتما گوتم بدھ کا ایک اور ارشاد:

’’آئندہ زمانوں میں ایک بدھ اور آئے گا وہ مہاتما والا ہوگا اس کا نام ’’م‘‘ سے شروع ہوگا میں اسے متیرا کہتا ہوں ’’Maiterya‘‘ کیونکہ وہ نرم خو مہربان ملنسار المزاج اور امن کا پیغمبر ہوگا اس کا اخلاق انسانوں کے لیے مثالی ہوگا خدا اس کی حفاظت کرے گا یہاں تک کہ وہ پوری طرح کامیاب ہوگا‘‘۔

غور فرمائیں:

ارشاد نبی ہے:

’’اللہ آپ کو انسانوں سے محفوظ رکھے گا‘‘ (سورت المائدہ)

اللہ تعالی نے اپنا یہ وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے نبی کریم کی حفاظت کی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دشمنوں کی انتہائی کوشش کے باوجود کوئی بھی آپ ﷺ کو قتل کرنے پر قادر نہ ہوسکا۔ (ڈاکٹر شبیر احمد)

ہندو مت یا ہندو دھرم ہزاروں سال پرانا مذہب ہے اس مذہب کی کتابیں بھی ہزاروں سال پہلے سن سنسکرت میں لکھی گئیں تھیں۔

ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کے نام:

رمائن، گیتا، ویدا پُران۔

وید: یہ کتاب چار ناموں سے لکھی گئی جن کے نام یہ ہیں:

رِگ وید، سام ویدا، تھر ویدا اور یا جر یدہ

پُران: کے معنی ہیں پرانا اور قدیم

پُران کی بھی کئی کتابیں ہیں جو مختلف ناموں میں لکھی گئی راقم الحروف ڈاکٹر شبیر احمد لکھتے ہیں:

ہندو مت کی کتابیں پارسیوں اور بدھ متوں کی کتابوں سے پرانی ہیں۔

جناب عبدالحق ودیارتھی:

ہندو مت کے قدیم ترین ماخذ پُرانوں میں(Purana)لکھا ہے۔

''ایک عظیم روحانی معلم عرب سے اُٹھے گا صداقت اس کے ساتھ ہوگی بہت بڑی جمعیت اس کے گرد جمع ہوگی وہ ابلیسی نظاموں کا خاتمہ کر دے گا اور اس طرح شیطانوں کو قتل کر دے گا (یعنی بت پرستی کا خاتمہ کر دے گا اور توحید کا نظام نافذ کرے گا)

اس کا نام ''مہمد'' ہوگا۔

مہارشی بیاسا(Byasa) نے لکھا ہے کہ:

''سرزمین عرب فتنہ وفساد سے بھری ہوگی کہ ''مہمد'' نازل ہوں گے اور وہ بھٹکے ہوؤں کو واپس لائیں گے۔ یہ پیغمبر مختون، باریش اور خطابت میں بے مثال ہوگا۔ وہ ایک عظیم انقلاب کا بانی ہوگا اس کے دور میں عبادت کے لیے لوگ پکارے جائیں گے۔ (گھنٹیاں نہیں بجیں گی اذان ہوں گی) اس آخر الزمان رشی کے دین میں خنزیر حرام ہوگا اور طیب و پاک جانور حلال ہوں گے وہ کافروں کے ظلم کے خلاف جہاد کرے گا'' اتھر وایدا(Atharva)۔

''آنے والا آخری رشی حمد کرے گا اور خود بھی حمد کے لائق ہوگا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی محمدؐ اور احمدؐ ہیں)'' کراما یعنی مہاجر ہوگا ہجرت کر جانا اس کی درخشاں زندگی کا اہم واقع ہوگا آخرِ کار اس کے ساٹھ ہزار دشمن (اس کے اپنے شہر کے لوگ ہار ماننے پر مجبور ہوجائیں گے)۔''

فتح مکہ کے وقت مکہ کے باشندوں کی تعداد 60 ہزار تھی۔

(ڈاکٹر شبیر احمد)

''اتھر وا ویدا'' کے دوسرے منتر میں لکھا ہے کہ:

''ہندو کے رشیوں کو اونٹ پر سوار ہونے کی اجازت نہیں ہے لیکن آخری آنے والا عرب کا رشی مہر شتر سوار ہوگا''۔

اسی وید کے ساتویں منتر میں درج ہے کہ:

''آخری مہارشی'' پیغمبروں کا سردار پریت شیٹ ہوگا۔''

(پیرک شیٹ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں تمام بنی نوع انسانوں کا رہنما۔ (ڈاکٹر شبیر احمد)

اتھراویدا کا ایک اور انمول ارشاد:

''زمانے کے آخری مہارشی کی ایک پہچان یہ ہوگی کہ وہ ایک جنگ میں اپنے دس ہزار متحدہ دشمنوں کو بغیر لڑے شکست دے گا۔''

''غزوہ خندق'' میں مشرکین کفار، منافقین کا لشکر دس ہزار سپاہ پر مشتمل تھا اور خدا کے حکم سے ایسی زور کی اندھی چلی تھی کہ دشمنوں کے خیمے ہی نہیں لگے ان کے پاؤں بھی اکھڑ گئے'' (ڈاکٹر شبیر احمد)

رِگ ویدا Rigveda:

ویداوں میں انتہائی معزز رِگ ویدا فرماتی ہے کہ:

’’دنیا کا آخری رشی صادق اور امین ہوگا۔ وہ قوی ہوگا اور سخاوت میں یکتا۔

بالآخر وہ اپنے دس ہزار جانثاروں کے ساتھ واپس اپنے شہر آئے گا۔‘‘

ملاحظہ فرمائیں کہ یہ فتح مکہ کا ذکر ہے۔(ڈاکٹر شبیر احمد)

عبدالحق ودیارتھی کے بقول:

ایک گجراتی ہندو سکالر پنڈت باسو’’Basu‘‘نے’’انسائیکلو پیڈیا انڈیا‘‘ترتیب دیا ہے یہ انسائیکلو پیڈیا کلکتہ سے کئی زبانوں میں چھپ چکا ہے اس کی دوسری جلد میں الو’’ALLO‘‘اب پشتست کے تحت لکھا ہے:

کوئی دیوتا جب بھگوان نہیں سوائے اللہ کے۔ سچا دیوتا اللہ ہی ہے وہ یکتا ہے واحد ہے سچے بھگوان اللہ کا سچا رشی پیغمبر آئے گا اس کا نام’’مہمد‘‘اللہ کے تمام پیغمبروں میں عظیم ترین محمد ﷺ لوگوں کو بتائے گا کہ سچا بھگوان اللہ ہے وہ اول و آخر ہے سب کا الگ سب کا پالنے والا وہ جس نے زمین و آسمان پیدا کیے اور اس نے بہت سے رشی (پیغمبر) بھیجے اللہ بڑا ہے سب سے بڑا ہے کوئی بھگوان نہیں سوائے اس کے‘‘۔

کالکی اوتار اور محمدؐ صاحب:

ڈاکٹر شبیر احمد نے مذکورہ کتاب کے مصنف پنڈت وید پرکاش کا مختصر تعارف یوں پیش کیا ہے:

1970ء میں پنڈت ڈاکٹر وید پرکاش چندی گڑھ یونیورسٹی میں سنسکرت کے ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ تھے وہ نہ صرف ہندومت پر سند سمجھے جاتے تھے بلکہ بھارت میں انہیں مذاہب عالم پر ایک اتھارٹی تسلیم کیا جاتا تھا۔

27 نومبر 1990ء کو انہیں (ڈاکٹر شبیر احمد کو) خوشخبری ملی کہ پنڈت وید پرکاش نے اپنا نام’’نور الہدیٰ‘‘رکھ لیا ہے۔ اور کتاب’’کالکی اوتار اور محمدؐ صاحب‘‘کا انگریزی ترجمہ شائع ہوگیا ہے: جس کا عنوان ہے’’محمدؐ اِن داویداز‘‘

اب بھارت ورش کے سینکڑوں پنڈت، سکالر، برہمن، یوگی اور گیانی جناب نورالہدیٰ کی آواز میں آواز ملا رہے ہیں:

اب ملاحظہ فرمائیں کتاب ''کالکی اوتار اور محمدؐ صاحب'' کے چند دلچسپ اقتباسات:

نورالہدیٰ سابق پنڈت وید پرکاش لکھتے ہیں کہ ہندوؤں کی مقدس کتابوں ''پُرانوں'' میں صاف صاف لکھا ہے:

0 کالکی اوتار دنیا کا (آخری پیغمبر خاتم النبین) ہوگا۔

0 آپؐ کی پیدائش ایک جزیرہ نما میں ہوگی آپ کے والد کا نام ''وشنو بھگت'' اور والدہ کا نام سومانی ہوگا۔

(وشنو بھگت کے معنی ہیں: خدا کا بندہ یا عبداللہ، سومانی کے معنی وہی ہے جو آمنہ کے ہیں یعنی امن اور سکون والی۔ ڈاکٹر شبیر احمد)

0 کالکی اوتار ایک معزز قبیلے میں پیدا ہوں گے۔

0 آپ کی پیدائش چاند کے مہینے کے 12 تاریخ کو ہوگی۔

0 کالکی اوتار کی غذا میں کھجور اور زیتون عام ہوں گے۔

0 وہ سب سے زیادہ سچے صادق اور امانت دار امین ہوں گے۔

0 انہیں غار میں فرشتے کے ذریعے تعلیم دی جائے گی۔

0 کالکی اوتار ناکام نہیں ہوگا اپنا مشن مکمل کرے گا خدا کی مدد اُسے حاصل ہوگی۔

0 وہ ایک بہترین شاہسوار اور ماہر شمشیر زن ہوں گے۔

0 سریمد بھگوت پران میں لکھا ہے کہ:

0 کالکی شنبھل نامی بستی میں مہنت کے گھرانے میں پیدا ہوگا۔

سنسکرت میں شنبھل کے معنی ہیں ''جائے امن''اور مکہ کو دارالسلام اور ارضِ حرم بھی کہا جاتا ہے شنبھل اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جو پانی کے چشمے کے نزدیک ہو اور دور دور سے لوگ کھینچ کھینچ کر آئیں۔ دیکھئے کہ زمزم اور حج کا صاف ذکر ہے۔ مہنت کہتے ہیں کہ بڑے پجاری کو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کعبہ کے متولی تھے ۔(ڈاکٹر شبیر احمد)

0 کالکی اوتار ڈاکوؤں کو ملیا میٹ کر دیں گے جو بادشاہوں کا روپ دھارے بیٹھے ہوں گے۔

0 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں پورا ملک اخلاق و کردار کا گوارا بن جائے گا۔ 0اس کا وجود سورج چاند کی طرح نورانی اور روشن ہو گا۔

0اب دیکھئے کہ قران میں آپ کو''سراج''اور''منیر''(سورج اور چاند) کہا گیا ہے'' سراجاً منیراً''(ڈاکٹر شبیر احمد)

0 سنسکرت کے پرانوں میں کالکی اوتار کا خطاب لکھا ہے''جگت پتی'' فاضل مصنف پوچھتے ہیں؛

کیا جگت پتی کا ترجمہ سرور عالمؐ کے سوا کچھ اور ہو سکتا ہے؟

جناب نورالہدیٰ لکھتے ہیں:

اے میرے ہندو بہنو اور بھائیو! پارسیو! اے مسلمانو! مسیحو اے بدھ مت والو! اٹھو جاگو دیکھو وہ جس کی خبر اگلے سی صحیفوں میں ہے وہ چھٹی صدی عیسوی (571ء) میں عرب میں تشریف لا کر جہان بھر کو منور کر چکا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وہ احمدؐ ہے وہ عاقب ہے وہی مہتا ہے، وہ متھرا ہے، وہی تیری تھنکر ہے اور وہی کالکی اوتار! آؤ اس کی رحمت کے سائے میں بیٹھو ایک ہو جاؤ اب یہاں کوئی اور نہیں آئے گا۔

ڈاکٹر شبیر احمد فرماتے ہیں:

حقیقت یہ ہے:

نبی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر نورِ نبوت بھی تمام ہوا۔ ہدایت کی تکمیل و ہدایت بھی مکمل ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی اوتار کسی آنے والے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی آخری رسول آخری پیغمبر آخری ہادی آخری رہنما اور انسانی کامل تھی آپؐ پر کامل ہدایت نازل ہوئی لہٰذا کسی آنے والے کی ضرورت تھی باقی نہ رہی یہی سبب ہے کہ روشن خیال بدھ ہندو اور رسائی دل سے تسلیم کر رہے ہیں کہ آسمانی صحیفوں میں جس آخری رہنما کی پیشنگوئیاں کی گئی ہیں وہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی تھے اور کوئی نہیں۔''

سرور کائنات، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں متذکر بالا کتابوں کے حوالہ جات پڑھنے کے بعد قرآن مجید کے درج ذیل آیات مبارکہ ملاحظہ ہوں۔ ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تورات انجیل میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل موجود ہونے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بشارت دینے کی تصدیق فرمائی ہے۔:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''(یہ وہ ہیں) جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی اُمیّ ہے، جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور بُرے کام سے روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو ان کے لیے حلال کرتے ہیں اور نا پاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں اور ان پر سے بوجھ اور طوق جو ان (کے سر) پر (اور گلے میں) تھے اتارتے ہیں جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی اور جو قرآن کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی وہی مراد پانے والے ہیں۔'' (الاعروف 157)

سورہ الصّف کی درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

اس بشارت کا ذکر فرمایا ہے جو انہوں نے بنی اسرائیل کو دی تھی اس کے بعد جو رسول کریم آنے والے ہیں ان کا اسم مبارک احمدؐ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''اور یاد کرو عیسیٰ ابن مریم کی وہ بات جو اس نے کہی تھی کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف بھیجا ہوا رسول ہوں تصدیق کرنے والا ہوں اس تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہوئی موجود ہے اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمدؐ ہوگا۔ (سورہ الصّف نمبر 6)

تورات وانجیل اور دیگر آسمانی کتب کی طرح قرآن مجید بھی ایک آسمانی کتاب ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی قرآن مجید کی مذکورہ آیات (الاعروف 177 اور الصّف۔6) سے روز روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ تورات وانجیل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر خیر موجود ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک پکار کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو پیام مسرت سنایا وہ برحق ہے۔

اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام کا اثر ذات پر ضرور پڑتا ہے اچھا نام اچھی طبیعت کا حسن بتاتا ہے اس عصری قاعدے کے مطابق انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مضم ومحترم نام سے آپ کی لازوال شخصیت کو کارتبہ دکھائی دیتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے اسمائے گرامی ہیں اور ہر سوائے گرامی کی شخصیت کے محاسن کی خبر دیتا ہے آپ کے ان اسماع گرامی سے مراد آپ کے اوصاف حمیدہ ہیں۔

عرب کی جہال پہلے عرب کے جاہلانہ ناموں سے ظاہر ہوتی تھی ان کے نام مشرکانہ ان کے القاب جاہلانہ ان کے رسوم عام میں اناتھی مگر مکروہ سے مکروہ معنی رکھنے والا ان کا نام تھا مثلاً

عبدالدار	آستانے کا غلام
عبدالعزیٰ	دیوی عزیٰ کا غلام
عبدود	دیوتا کا غلام
خنساء	چپٹی ناک والی
عاصیہ	نافرمانی، مجرم
عنیزہ	پہاڑی بکری وغیرہ

ان ناموں کے برعکس عرب کی جہالت کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں رکھا گیا ہے۔

''محمد''، صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی ہیں بہت تعریف کیا گیا ماخوذ مضمون احضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد کیوں رکھا گیا۔

تحریر حافظ سعید احمد اعظم مہنامہ چیف ٹائمز لاہور جولائی 2000ء

احمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت تعریف اور حمد و ثنا کرنے والا محبوب خدا سرور عالم ان حضور کے دونوں اسمائے گرامی محمد و احمد مانوی لحاظ سے اتنے جامع و افضل ہیں کہ دنیا کا کوئی نام معنوی لحاظ سے ان کے برابر نہیں ہے۔

محققین تاریخ اسلام کے مطابق آپ کے یہ دونوں اسماع گرامی محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کرہ ارض پر آپ سے پہلے کسی اور انسان کے نہیں رکھے گئے۔ سرور کائنات اقا نامدار محمد مصطفی و احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی محمد و احمد رکھے جانے کی تفصیل تاریخ اور قران و حدیث کی روشنی میں ملاحظہ ہو۔ نام تحریر: رحمت اللعالمین کے والدین مکرم

مصنف: ڈاکٹر احمد العطا جی عربی زبان کے محقق

ترجمہ و تلخیص: خدیجہ ترابی اردو ڈائجسٹ لاہور آپریل 1988

ڈاکٹر احمد التاجی لکھتے ہیں:

''یہ ربیع الاول کی ایک پاکیزہ اور نورانی صبح تھی جب حضرت امنہ کو وہ خاص قسم کی درد محسوس ہوئیں جو عورتوں کو بچوں کی پیدائشی کے وقت محسوس ہوا کرتی ہیں اور پھر انہیں یوں لگا جیسے ان کے گھر سے ایک نور نکلا ہو جس نے دیکھتے ہی دیکھتے پوری کائنات اپنی لپیٹ میں لے لی ہو اسی دوران میں انہیں احساس ہوا جیسے کچھ خواتین ان کے ارد گرد بیٹھی ہوں اور مشکل کے اس موقع پر ان کی مدد کروائی ہوں حضرت امنہ سوچنے لگی کہ یہ کون عورتیں ہوسکتی ہیں کیونکہ خود انہیں اپنی بنی ہاشم یا قریش کی عورتوں کو اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی تھی پھر بلا وہ کیسے اسکتی ہیں حضرت امنہ ابھی یہی سوچ رہی تھی کہ ان کے کانوں میں ان عورتوں کی اوازیں انے لگی انتہائی میٹھی اور سریلی اوازیں جو انھوں نے پہلے کبھی نہیں سنی تھی اسے حضرت امنہ کو یقین ہو گیا کہ یہ بنو ہاشم یا قریش کی عورتیں نہیں بلکہ یہ اور ہی کسی دنیا سے ائی ہیں انہیں حضرت امنہ نے خود ان بزرگ اور خواتین کے سپرد کر دیا پھر نے یوں لگا جیسے ان کا پورا گھر نور سے جگمگا اٹھا ہو یہ نور ان کے اپنے جگر گوشہ کے جست مبارک سے

پھوٹ رہا تھا دنیا جواب دنیا میں پیدا ہورہا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس دور مرگ نے پوری دنیا کو منور کر دیا اس کے ساتھ ہی حضرت امنہ نے سنا کہ وہ خواتین بزرگ خواتین ایک دوسری کو محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیدائش پر ہدیہ تبریک پیش کر رہی ہیں یوں حضرت آمنہ کے کان میں بار بار محمد محمد کا اس میں مبارک پڑھا اور پھر یہ نام انہیں زبانی یاد ہو گیا۔

اور پھر کچھ دیر بعد جب حضرت امنہ کی وہ خاص کیفیت ختم ہوئی اور انہیں افاقہ محسوس ہوا تو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اب ان خواتین میں سے کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھی البتہ ان کے پہلو میں ان کا اپنا جگر گوشہ تھا جو سر آپا نور اور حسن و جمال کا مجسمہ تھا چاند ایسا روشن پاک اور طاہر اور اس کی آنکھیں آسمان پر جمی ہوئی تھیں۔

حضرت آمنہ نے اپنے جگر گوشہ کو اپنے سینے سے چمٹا لیا اور اپنی کنیز برقہ کو جناب ابو مطلب کے پاس بھیجا کہ انہیں پوتے کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی جناب ابو مطلب بھاگتے ہوئے ائے اور اپنے پوتے کی طرف خصلت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے جو انہیں اپنے مرحوم بیٹے عبداللہ کے بچپن کی تصویر لگ رہا تھا عبدالمطلب نے پوتے کو اپنی گوشت میں اٹھا لیا اور اس سے بار بار چوم رہے تھے اور اس کی زبان سے مرحبا مرحبا نکل رہا تھا پھر وہ حضرت آمنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے پوچھا بیٹی اس کا نام کیا رکھا ہے؟

حضرت آمنہ کے ذہن میں فوراً وہ نام آگیا جو انہوں نے ان بزرگ خواتین سے سنا تھا جو بیٹے کی پیدائش کے وقت وہاں موجود تھیں اور جو ایک دوسرے کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشخبریاں سنا رہی تھی چنانچہ انہوں نے سسر کو اپنے بیٹے کا نام یہی بتایا۔

عبدالمطلب: م محمدؐ۔۔۔۔۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم نے یہ نام کہاں سے لیا ہے ہمارے باپ دادا میں سے تو کسی کا نام بھی محمدؐ نہ تھا۔

آمنہ: ابا جان! ان کا نام آسمان پر رکھا گیا ہے۔

عبدالمطلب: کتنا پیارا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔۔۔۔زمین اور آسمان میں تعریف کیا جانے والا پھر عبدالمطلب نے بچہ ماں کی طرف بڑھایا اور خود یہ خوشخبری دینے چلے گئے اس کے بعد انہوں نے بڑی تعداد میں اونٹ ذبح کر کے ان کا گوشت غربہ ومساکین میں تقسیم کیا۔

نام کتاب لائف اف دی محمد باہو

(اٹھواں ایڈیشن 1976)

نام مصنف:

محمد حسین ہائیکل مصر کے معروف محقق اور سیرت نگار

مترجم: اسماعیل رضی ال فاروقی

محمد حسین ہیکل لکھتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو ہی اس دنیا میں حضرت آمنہ کے گھر تشریف لائے آپ ﷺ کی پیدائش کی خبر آپ کے دادا حضرت ابو مطلب کو پہنچائی گئی جو اس وقت کتاب اللہ میں بیٹھے ہوئے تھے خبر سن کر قریش کے بزرگ سردار کی خوشی دیدنی تھی اور یقینا اس وقت انہیں اپنے بیٹے عبداللہ کی یاد آئی ہو گی جو حضور کی پیدائش سے قبل وفات پا چکے تھے حضرت ابو مطلب فورا اپنی بہو حضرت امنہ کے گھر تشریف لائے اور اپنے نام الود پوتے کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا لیا اور کبۃ اللہ واپس ائے اور وہاں اپنے پوتے کا نام محمد پکارا یہ نام عرب میں پہلے متمل نہ تھا آپ کی پیدائش کے ساتویں دن حضرت ابو مطلب نے اپنے پوتے کے اعزاز میں قریش کے سرداروں اور لوگوں کو دعوت دی دعوت عام کی جب انہیں حضرت ابو مطلب سے پوتے کا نام محمد رکھے جانے کا ثواب دریافت کیا جو کہ عرب روایت سے ہٹ کر تھا حضرت ابو مطلب نے جواب دیا:

میں نے یہ نام اس لیے رکھا ہے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ آسمانوں پر میرے

پوتے کی تعریف خدا کرے گا اور زمین پر کائنات کے لوگ۔

اب ہم یہاں کران وحدیث کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماع گرامی کے متعلق رہنمائی حاصل کرتے ہیں

قران حکیم فرقان مجید میں اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی محمد اور رحمت بتائے ہیں ان اس ماہ کے علاوہ بھی اللہ تعالی نے قران میں آپ کو کئی ناموں سے یاد کیا ہے لیکنآپ کے یہ تمام نام سفاتی ہیں قران حکیم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک محمد ﷺ پانچ مرتبہ آیا ہے اور آپ کا اسم گرامی احمد ﷺ ایک بار آیا ہے۔

قران مجید کی جن سورتوں میں آپ کے اس ماہ مبارک محمد اور احمدؐ آئے ہیں ان سورتوں کی آیات درج ذیل ہیں۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

0اور محمدؐ تو ایک رسول ہیں'' (سورۃ ال عمران 144)

0''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں کی نبوت کی مہر یعنی اس کو ختم کر دینے والے ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے ۔سو(رۃ الاحزاب 40)

0اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اور جو کتاب کتاب محمد پر نازل ہوئی اسے مانتے رہے اور وہ ان کے پروردگار کی طرف سے برحق ہے ان سے ان کے گناہ دور کر دیے اور ان کی خالص سنوار دی سورۃ محمد 2

0محمدؐ اللہ کے رسول ہیں سورۃ فتح 29

0اے محمد تمہاری جان کی قسم سورہ حجر 72

0اور یاد کرو عیسیٰ ابن مریم کی وہ بات جو اس نے کہی تھی کہ اے بنی اسرائیل

میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں تصدیق کرنے والا ہوں اس توریت کی جو مجھ سے پہلے ائی کوئی موجود ہے اور بشارت دینے والا
ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد ائے گا جس کا نام احمد ہوگا سورۃ الصّف 6

حضرت ابوموسے اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"انا محمد وانا احمد الحاشر"

میں محمدؐ ہوں اور میں احمد ہوں اور میں حاشر ہوں۔

انبیاء علیہ السلام کا اقرار

مولانا اشرف علی تھانوی اپنے مضمون نور محمدی کا بیان میں تحریر کرتے ہیں سہل بن صالح حمدانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابھی جعفر محمد بن علی یعنی امام محمد باقر سے پوچھا کر صلی اللہ علیہ وسلم کو سب انبیاء سے تقدم کیسے ہو گیا حالانکہ آپ سب سے اخر میں معبوث ہوئے انہوں نے جواب دیا کہ جب اللہ تعالی نے نبی آدم سے اپنی ذات پر یہ قرار لیا کہ میں تمہارا رب نہیں تو سب سے اول میں جواب میں بلی یعنی کیوں نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اس لیے کہ آپ کو سب انبیاء کرام سے تقدم ہے گویا آپ سب سے اخر میں معبوث ہوئے۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے عالم ارباب میں جملہ انسانوں میں عہد الست لیا تھا حق تعالی نے سب سے فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں سب نے عرض کیا بلی ہاں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہمارے رب ہیں''

میاں عبدالرشید اپنے کالم نور بصیرت میں لکھتے ہیں:

عہدِ الست و جملہ اولا دادم سے لیا گیا تھا اس کے علاوہ وہ عالم ارواح میں دو خاص عہد پیغمبروں سے بھی لیے گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر حضرات کی ارواہی دوسرے سے مختلف اور ممتاز تھیں گویا پیغمبر اس دنیا میں آنے سے پہلے بھی پیغمبر تھے اور باقی سب سے افضل تھے جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ آپ اس وقت بھی پیغمبر تھے جب ادم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے یعنی پہلے انسان کا بدن وجود میں نہیں آیا تھا: اور جب ہم نے انبیاء سے ان کا عہد لیا اور آپ اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسیٰ ابن مریم سے خاص طور پر عہد لیا اور ہم نے ان

سب سے پکا عہد کرلیا کہ وہ اللہ تعالی کا پیغام لوگوں تک پہنچانے میں اپنی پوری کوشش صرف کردیں گے تا کہ اللہ تعالی سچوں سے ان کی راستے کے بارے میں پوچھے حق گویا انے پیغمبران سے ان کے پیغام حق کے بارہ میں بارے میں روز قیامت سوال کرے گا اور جو لوگ پیغمبروں پر ایمان نہ لائے لائیں گے ان کے لیے علمناک عذاب تیار ہوگا الحزاب 8.7

اس آیت مبارکہ میں یہ بات خاص طور پر توجہ طلب ہے کہ جملہ انبیاء میں سے پانچ انبیاء کو مخصوص کیا گیا گویا یہ پانچ پیغمبر درجہ میں سب انبیاء سے افضل ہیں۔

تیسرے پارے کا اغاز ہی اسی بات سے ہوتا ہے

یہ جو ہمارے رسل ہیں ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے البقرہ 253

سورہ الاحزب کی مذکورہ آیات کی دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ ان پانچ افضل رسل میں سے چار اس ترتیب سے ہیں کہ جن کے مطابق دنیا میں موبس ہوئے لیکن اللہ تعالی نے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس میں مبارکہ سب سے پہلے لایا ہے حالانکہ آپ کی باسط سب سے بعد میں ہوئی اس طرح اول اور عزم رسل پر آپ کی فوقیت کا اظہار فرمایا اس ایت مبارکہ میں تیسری قابل غور بات یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لفظ من علیحدہ ہے اور باقی چاروں پیغمبروں کے لیے علیحدہ اسے اس طرح اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ ان جناب جو کام سرانجام دیں گے وہ خاص اور ممتاز ہوگا با الفاظ دیگر آپ جملہ انبیاء کے مشن کی تکمیل فرمائیں گے یعنی انبیاء کا جو مشن ہے وہ آپ کے ذریعے انجام کو پہنچے گا اور یہی ہوا پیغمبروں سے عالم ارواح میں جو عہد عہد لیا گیا اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ باقی سب پیغمبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے میدان میں ہموار کرنے کی غرض سے ائے تھے کیونکہ ان سے یہ عہد لیا گیا

تھا کہ وہ اپنے ماننے والوں کو تاکید کرتے جائیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو ان کا ساتھ دیں روزنامہ نوائے وقت لاہور 5 جولائی 2001

سورہ آل عمران میں ارشاد باری تعالی ہے:

اور جب اللہ تعالی نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دنائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر ائے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمھیں ضرور اس پر امان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی اور عہد لینے کے بعد پوچھا کہ تم نے قرار کیا اور اس قرار پر میرا ذمہ لیا یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا انہوں نے کہا ہاں ہم نے اقرار کیا اللہ نے فرمایا کہ تم اس عہد و پیان کے گواہ رہو اور میں تمہارے ساتھ گواہ ہوں ال عمران 81

اس ایت مبارکہ کے متعلق ملک شیر محمد عوانا پنے مضمون ملم قران با نگاہ قران میں لکھتے ہیں

اللہ نے ازل میں تمام پیغمبروں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا عہد لیا مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں

عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا میرے ماں ب آپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیا سے پہلے خدا نے کون سی چیز پیدا کی آپ نے فرمایا

''اے جابر خداوند کریم نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا کیا اور پھر وہ نور الاحیہ سے جہاں خدا کو منظور ہوا اسیر کرتا رہا اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ ہی بہشت تھی اور نہ ہی دوزخ تھا اور نہ ہی فرشتہ تھا اور نہ ہی اسمان تھا اور نہ ہی زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا پھر جب اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کیے اور ایک حصے سے قلم پیدا کیا

اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش۔

اس حدیث سے نور محمدی کا اول خلق ہونا واولیت حقیقا ثابت ہوا کیونکہ جن چند اشیاء کی نسبت کروایات میں اولی اولیت کا حکم آیا ہے ان اشیاء کو نور محمدی سے متفکر ہونا اس حدیث میں مخصوص ظاہر کیا ہے

حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں حق تعالی کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا اور ادم علیہ السلام ہنوز اپنے خمیر میں ہی پڑے ہوئے تھے یعنی ان کا پتلا بھی تیار نہ ہوا تھا

ڈاکٹر اسرار احمد اپنے مضمون فلسفہ نور ورسالت میں لکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سید الانبیاء اور خاتم المبین بنا کر معبث کیا گیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک نبی ہی نہیں بلکہ خاتم النبین ہیں اور صرف ایک رسول ہی نہیں بلکہ اخر المرسلین ہیں لہذا آپ کا مقصد 62 یقینا وہ ہے جو تمام انبیاء اور رسل کا بنیادی اور اساسی مقصد پاست ہے لیکن چونکہ آپ پر نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم نہیں ہوا بلکہ مکمل ہوا ہے

روزنامہ جنگ لاہور چھ جولائی 2001

ڈاکٹر علامہ اقبال فرماتے ہیں؛

وہ دانائے سبل، ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ ودگی سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قراں، وہی فرقاں وہی یٰسین، وہی طٰہٰ

خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انسانیت کسی دور میں ہدایت سے محروم نہیں رہی اللہ تعالی ہدایت پہنچانے کے لیے پیغمبر اور رسول بھیجتے رہے ہیں لیکن حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کے ساتھ ہی یہ سلسلہ نبوت ختم اختتام پذیر ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عالمگیر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی خاص قوم یا خطے یا خاص زمانے تک نہیں بھیجا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کے لیے اور دنیا کے سارے انسانوں کے لیے نبی اور رسول بنا کر بھیجا گیا

فرمان خداوندی ہے

ہم نے تم کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے سورۃ صبا 18 حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مجھ سے پہلے ہر نبی خاص طور پر اپنی ہی قوم کی طرف بھیجا گیا لیکن میں تمام لوگوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں''

قران اللہ تعالی کی کتاب ہے جو انسانیت کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے یہ پاک کتاب اللہ تعالی نے اپنے اخری رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی قران مجید میں انسانی زندگی کے لیے جامع اور ٹھوس ضابطے دیے گئے ہیں جو زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہیں قران مجید ایک مکمل ترین دستور حیات ہے جس میں معاشرت معاشرت سیاست تمدن تہذیب عبادات و معاملات اور انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام مسائل کا حل موجود ہے

قران مجید کا قانون ہے جس پر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل عمل فرمایا
اور اس قانون کو مکمل طور
پر مسلم معاشرے پر نافذ کیا اس طرح مدینہ میں ایک مسالی اور جدید معاشرے کی تعمیر و تکمیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے ہوئی یہ مثال اور جدید معاشرہ پوری انسانیت کے لیے مشعل راہ ہے

ارشاد باری تعالی ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے ب آپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا بخوبی علم رکھنے والا ہے سورۃ الحزاب 40

خاتم النبیین کے معنی ہیں تمام نبیوں کی نبوت ختم کرنے والا

خاتم کے معنی ہیں مہر انگوٹھی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی معبث نہیں ہوگا۔

مولانا شبیر احمد عثمانی نے صورت الحزاب کی ایت نمبر 40 کی تفسیر یوں بیان فرمائی ہے

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف اوری سے نبیوں کے سلسلوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی بس جن کو ملنی تھی مل چکی اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دور سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت تک چلتا رہے گا

بعض محققین کے نزدیک تو انبیاء سابا یقینا پنے اپنے عہد میں بھی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت عظمی سے ہی مستفید ہوتے تھے جیسے رات کو چاند اور ستارے سورج کے نور سے مستفید ہوتے ہیں حالانکہ سورج اس وقت دکھائی نہیں دیتا اور جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں افتاب پر ختم ہو جاتے ہیں اسی

طرح نبوت ورسالت کی تمام مراتب وکمالات کا سلسلہ بھی روح محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ختم ہوجاتا ہے بدی لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رتبی اور زمانی ہر لحاظ سے خاتم النبیین ہیں اور جن کون بوت ملی ہے آپ ہی کی بحر کو لگ کر ملی ہے حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر سلسلہ نبوت کو ختم کیا گیا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی نے قران حکیم میں ارشاد فرمایا ہے کہ آپ خاتم النبین ہیں اور انحضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ میں اخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی مبس نہیں ہوگا اس لیے امت محمدیہ کا مکمل اور غیر معتزلزل عقیدہ وایمان ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اخری نبی اور رسول ہیں

اللہ سبحانہ وتعالی ہمیں حضور رسول پاک سے والہانہ عشق ومحبت کرنے اور آپ کے اسوہ پر مکمل عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور محمد مصطفی صلی اللہ احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر کثرت سے درود بھیجنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے امین ثم امین وما علینا الا البلا المبین

حوالہ جات

1۔عوام عبدالرحمان ابن جوزی الوفا بخوال المصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
مترجم علامہ محمد اشرف سیالوی صفحہ 73۔
2۔مولانا محمد زکریا شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی صفحہ 19۔28.16
3۔پیر محمد کرم شاہ الازہری ضیاء النبی جلد اول صفحہ 516 513 479 784
4۔(ماخوذ) نقوشِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نمبر جلد 11 صفحہ نمبر 474 472 70 68
5۔مولانا صفی الرحمان مبارک پوری الرحیق المختوم صفحہ 85 86
6۔نقوش رسول جلد 11 صفحہ 83799.
7۔علامہ شبلی نعمانی سیرت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جلد دوم صفحہ 449 448
8۔صحیح بخاری باب کتاب المناقب جلد نمبر 3 صفحہ 707
9۔ابی جعفر محمد بن جرار الطبر ی تاریخ طبری سیرت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اول صفحہ 70۔71
10۔الوفا صفحہ 464 465
11۔شمائل ترمذی صفحہ 281
12۔الرحیق المختوم ص553
13۔محسن انسانیت نعیم صدیقی ص573
14۔ایم ڈی فاروق ایڈووکیٹ تاریخ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ص 431
15۔محمد صدیق نسیم چوہدری مکتوبات اقدس صفحہ 68
16۔شمائل ترمذی صفحہ۔ 102103
17۔ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ حجاج مقدس کا روحانی سفر ص188

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~